مفت
سلسلہ اشاعت
نمبر ۵۵

آیات بینہ، احادیث کریمہ اور حکایات کا روح پرور مجموعہ

قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون
کا ترجمہ

سرورِ خاطر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

پیش لفظ

محترم قارئین کرام ......! آج کل کے حالات پر اگر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ عالم اسلام پر مختلف النوع مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹے پڑ رہے ہیں ...... مسلمان معاشرہ اپنی اقدار کو بھلا چکا ہے ...... ہر طرف فحاشی و بے راہ روی کا دور دورہ ہے ...... قتل' اغوا' رشوت ستانی' ہیروئن' زنا' چوری' ڈاکہ زنی جیسے مکروہ و کبیرہ گناہوں نے مسلم معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے خصوصاً "سود" جو کہ ایک معاشرتی جرم ہے اور جسے آج کل کے مسلمان کاروبار سمجھ کر کرتے ہیں ...... نیز "جوا" جسے آج کل کے دور میں محض تفریح طبع کے لئے کھیلا جاتا ہے ...... لیکن یہ وہ کبائر ہیں کہ جن کے باعث مسلمانوں خصوصاً مسلم نوجوانوں کی حالت انتہائی دگرگوں اور ناگفتہ بہ ہے۔

عہد گذشتہ کا مسلمان اللہ تبارک و تعالیٰ کے قہر و جلال کے خوف سے ہر وقت لرزہ براندام رہتا تھا ...... اور وہ مذکورہ گناہوں سے بھی حتی المقدور بچتا تھا ...... لیکن آج کا مسلمان ...... ہنود' اور یہود و نصاری کی سازشوں کے نتیجے میں دین اسلام سے اتنا دور ہو چکا ہے کہ اس کا دل خوف خدا عزوجل اور عشق رسول ﷺ سے قطعی عاری ہوچکا ہے ...... گویا بالکل یہ حالت ہے کہ ......

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی' خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ چند ایسی کتابیں شائع کی جائیں ...... جس میں مختلف النوع گناہوں اور ان کے مرتکبین کو ملنے والے عذابات کا تذکرہ کیا جائے ...... تاکہ مسلمانوں کے دل میں خوف خدا پیدا ہو۔

پیش نظر کتاب "سرر خاطر" میں حضرت علامہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے کبیرہ گناہوں اور ان کے عذابات کا تذکرہ کر کے مسلمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے و طفیل میں اس کتاب کو نافع ہر خاص و عام بنائے ...... آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

سید اللہ رکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و لا عدوان الا علی الظالمین و الصلوۃ و السلام علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ اجمعین

باب اول ...... تارک نماز کی سزا

اللہ عزوجل فرماتا ہے ......

ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا ...... بلاشبہ مسلمانوں پر نماز مقررہ وقت کی فرض کی گئی ہے۔

واتبعو الشھوات فسوف یلقون غیا ...... اور جو نفسانی خواہشوں کا پیرو ہوا وہ غی میں ڈالا جائے گا۔

فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون ...... تو ویل ان نمازیوں کے لئے ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے اور یہ جگہ اپنے وقت سے نمازوں کی تاخیر کرنے والوں کے لئے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ما بین المسلم و المشرک الا ترک الصلوۃ فاذا ترکھا ای جحدھا کان کافرا** ...... مسلمان اور مشرک کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے تو جب مسلمان نے نماز ترک کر دی یعنی اس کا انکار کر دیا تو کافر ہوگیا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے ...... آپ نے فرمایا جس نے نماز کے معاملہ میں سستی برتی ...... اللہ تعالیٰ اسے پندرہ قسم کی سزا دے گا ...... ان میں سے چھ تو دنیا میں ...... تین موت کے وقت ...... تین قبر میں ...... اور ...... تین قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔ وہ چھ قسم کی سزائیں جو دنیا میں دی جائیں گی ...... ایک ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر سے برکت زائل فرما دے گا ...... دوم ...... یہ کہ صالحین و نیکو کاروں کے چہروں کی چمک دمک اس کے چہرے سے چھین لے گا ...... سوم ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں دے گا ...... چہارم ...... یہ کہ اس کی کوئی دعا حق سبحانہ و تعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا ...... پنجم ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل و خوار کرے گا ...... ششم ...... یہ کہ اس کے لئے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ

نہ ہوگا۔ اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اسے پہنچیں گی ...... ایک ...... یہ کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہوگی ......دوم ...... یہ کہ بھوکا مرے گا ...... سوم ...... یہ کہ پیاسا مرے گا اگرچہ ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے۔ اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اسے قبر میں ملیں گی ...... ایک ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دے گا اور اسے قبر خوب شدت کے ساتھ بھینچے گی ...... یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی ...... دوم ...... یہ کہ اس کی قبر میں اس پر آگ جلائی جائے گی اور دن رات اسے اس پر الٹ پلٹ کیا جاتا رہے گا ...... سوم ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں ایک اژدھا اس پر مسلط کرے گا جس کا نام " الشجاع الافرع " ہے اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے اور ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی اور وہ اس سے کہے گا کہ میں " الشجاع الافرع " ہوں اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی ...... وہ کہے گا ...... مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح کی ترک پر صبح سے ظہر تک مار لگاؤں ...... اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر تک مار لگاؤں ...... اور ...... نماز عصر کی اضاعت پر عصر سے مغرب تک ...... اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک ...... اور ...... نماز عشاء کی اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں ...... اور جب وہ مار لگائے گا تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا ...... پھر اژدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اسے نکالے گا تو اس پر یہ عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔ **نعوذ باللہ من عذاب القبر** اور وہ تین قسم کی سزا جو قبر سے اٹھتے وقت ہوگی ...... ایک ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرہ کے سامنے مسلط کرے گا ...... جو جہنم کی طرف ہنکا کر لے جائے گا ...... دوم ...... یہ کہ حساب کے وقت اللہ تعالیٰ چشم غضب سے اس کی طرف نظر فرمائے گا اور اس کے چہرہ سے گوشت جھڑ جائے گا ...... سوم ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایسا شدید حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل و شدید اور کوئی شدت نہ ہوگی ...... اور اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے گا وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز تمہاری میزان ہے ...... اور وہی تمہارے وزن کی منتہی ہے ...... اگر وزن میں پورے اترے تو تمہاری نجات اور اگر کم ہوئے تو تم پر عذاب ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے فرمایا ...... جس نے فجر کی نماز ۴۰ دن تک جماعت

کے ساتھ اس شان سے پڑھی کہ ایک رکعت بھی اس نے فوت نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آتش جہنم سے برات لکھ دے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول بیٹھا رہا ...... تو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ میں اس کے لئے محل تیار فرمائے گا ...... ایک روایت میں ہے کہ ستر محل تیار ہوں گے اور ہر محل کے سونے اور چاندی کے ستر دروازے ہوں گے۔

سید عالم رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا ...... بلا شبہ نماز کی مثال اس نہر جاری کی مانند ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے آگے سے بہہ رہی ہو ...... اور ...... اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو یہاں تک کہ اس پر میل کا ذرہ تک نہیں رہتا ...... حضور ﷺ نے فرمایا یہی حالت نماز کی ہے کہ نماز گناہوں کے میل کو دھو ڈالتی ہے۔

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا ...... جس نے پانچوں نمازوں کی اس کے وضو ......اس کے اوقات ...... اور ...... اس کے رکوع و سجود کے ساتھ مواظبت و ہمیشگی کی ...... اور ...... وہ جانتا ہو کہ نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے ...... تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے نمازوں کی محافظت کی تو اس کے لئے روز قیامت ...... نجات اور نور و برہان ہوگا ...... اور ...... جس نے نمازوں کی محافظت نہ کی تو روز قیامت اس کے لئے نہ نجات ہوگی ...... اور ...... نہ نور و برہان ہوگا۔

رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا ...... مسلمانوں تم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی سے اس مٹی کے اثر کو نہ صاف کرے ...... جو نماز میں سجدے سے لگی ہو ...... کیونکہ جب تک نماز کے سجدے کا نشان اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ...... کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک ابھی گنجینہ صدر میں ہی تھی کہ آپ نے فرمایا ...... میں تمہیں نماز ...... اور ...... تمہارے غلاموں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ...... اور ...... اس وصیت کی برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ سلسلہ کلام مبارک منقطع ہوگیا۔

نبی کریم علیہ التحیتہ و التسلیم نے فرمایا ...... جو کوئی قصداً ایک فرض نماز چھوڑے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازہ پر اس کا نام لکھ دیتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہوگیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... تم دعا مانگو کہ اللھم لا تدع فلینا شقیا و لا محروما ...... اے خدا ہم میں کسی بدبخت و شقی اور محروم کو نہ رہنے دے ...... پھر فرمایا ...... تم جانتے ہو کہ شقی و محروم کون ہے ...... ؟ صحابہ نے عرض کیا ...... یا رسول اللہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا ...... شقی، محروم ...... تارک الصلوۃ ہے اس لئے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بے عذر تارک صلوۃ کی نہ توحید قبول ہے ...... اور ...... نہ امانت ...... نہ صدقہ ...... نہ روزہ ...... اور ...... نہ شہادت ...... اور ...... اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام رسول اس سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ...... بلا عذر نماز کے چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرماتا .... . اور ...... نہ اس کا تزکیہ فرماتا ہے ...... اس کے لئے دردناک عذاب ہے ...... مگر یہ کہ توبہ کرے ...... اور ...... اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرے تو حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے فرمایا ...... میری امت کے دس لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روز قیامت اظہار ناراضگی فرمائے گا ...... اور ...... ان کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم دے گا ...... اور ...... ان کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوگا ...... استفسار کیا گیا ...... یا رسول اللہ یہ کون کون لوگ ہیں ...... ؟ فرمایا ...... بوڑھا زانی، گمراہ پیشوا، شراب خور، والدین کا نافرمان، چغلخور کے ساتھ چلنے والا یا چغلخور، جھوٹی گواہی دینے والا، زکواۃ نہ دینے والا، سود خور، ظالم اور تارک نماز ...... مگر یہ کہ تارک نماز کے لئے عذاب دوگنا ہوگا ...... اور ...... قیامت میں اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھے ہوں گے ...... اور ...... فرشتے اس کے چہرے ...... اس کی پشت ...... اور ...... اس کی کوکھ میں مارتے ہوئے ہوں گے ...... اور جنت اس سے کہے گی ...... نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں ...... اور جہنم کہے گا ...... میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے ...... اور ...... تو میری اہل سے ہے ...... میرے قریب ہوجا ...... تو قسم ہے ...... اللہ عزوجل کی یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا ...... اس وقت اس کے لئے جہنم کا دروازہ مکمل ہو جائے گا ...... اور ...... وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازہ میں داخل ہوگا ...... اور ...... اس کے دماغ پر ہتھوڑے مارے جائیں گے ...... اور ...... جہنم کے اس نچلے درجہ میں ہوگا جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہونگے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ...... تارک نماز کو زکواۃ دینا حلال نہیں ...... نہ اسے پناہ دو ...... اور ...... نہ اسے اپنے پاس بٹھاؤ ...... کیونکہ اس پر آسمان سے لعنت اترتی ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا ...... میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاس موت آئی ...... اور ...... وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا ...... تو ...... والدین کے حسن سلوک نے اس سے سکرات موت کو دور کر دیا ...... اور ...... میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر عذاب قبر مسلط کیا گیا ہے ...... تو ...... اس کا وضو آیا اور اس نے اسے اس سے نجات دلا دی ...... اور ...... میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے زبانیہ یعنی دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا تھا ...... تو ...... اس وقت ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ کے وہ فرشتے آئے جن کا وہ دنیا میں حق سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و ذکر کرتا تھا ...... انہوں نے ان سے اسے رستگاری دلائی ...... اور ...... میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے ...... تو ...... اس کی نماز آئی اور اسے چھڑا لے گئی ...... اور ...... میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی زبان پیاس سے باہر نکل پڑ رہی تھی ...... جب بھی وہ حوض کی طرف آتا تو ہجوم پانی تک پہنچنے نہ دیتا ...... اس وقت اس کا روزہ اس کے پاس آیا ...... اور ...... اسے پانی سے سیراب کیا ...... اور ...... میں نے اپنی امت کا ایک شخص کھڑا دیکھا ...... اور ...... انبیاء کرام گرداگرد بیٹھے ہیں ...... جب بھی وہ اس حلقہ کے قریب آتا ...... تو ...... اسے دور کر دیتے ہیں ...... اس وقت اس کا وہ غسل جو جنابت کے بعد نماز کے لئے کرتا تھا آیا ...... اور ...... اسے میرے پہلو میں لا کر بٹھا دیا ...... اور ...... میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے بھی تاریکی ہے ...... اور اس کے داہنی طرف بھی تاریکی ہے ...... اور اس بائیں طرف بھی تاریکی ہے ...... اور اس کے اوپر بھی تاریکی ہے ...... اور اس کے نیچے بھی تاریکی ہے ...... اس وقت اس کا حج آیا ...... اور اسے ان تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کر دیا ...... اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے بات کرتا ہے مگر مسلمان اس سے بات نہیں کرتے ......اس وقت اس کا صلہ رحمی آیا اور کہا کہ اے مسلمانو ......! اس سے بات کرو ...... کیونکہ یہ صلہ رحمی کرتا تھا ...... پھر مسلمان اس سے بات کریں گے ...... اور اس سے مصافحہ کریں گے ...... اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ آتش جہنم اور ...... اس کی گرمی و شراروں کو اپنے

مونہ سے ہٹاتا ہے اس وقت اس کا صدقہ آیا ...... اور اس کے چہرہ پر پردہ بن کر اس کے سر پر سایہ فگن ہوگیا ...... اور آتش جہنم سے اسے محفوظ کر دیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ...... جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "لملم" ہے اس میں سانپ ہیں ...... ہر سانپ اونٹ کی گردن کی مانند ہے اور اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے ...... اس وادی میں تارک صلواۃ کو ڈستا ہے ...... جس سے اس کا زہر اس کے جسم پر ستر سال تک جوش مارتا ہے ...... اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "جب الحزن" ہے اس میں بچھو ہیں ...... ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے ...... وہ تارک صلوۃ کو ایک مرتبہ ڈنک مارتا ہے تو اس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور ...... اس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے ...... اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے ...... اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں نعوذ باللہ من النار تو اے ضعیف و ناتوان بندے ......! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے ...... اور جان لو کہ حق تعالیٰ کی رضا بلاشبہ واضح و روشن ہے۔

باب دوم ...... شرابی کی سزا

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے ...... آپ نے فرمایا ...... کہ اللہ تعالیٰ شراب پر اور ...... اس کے بیچنے والے ...... اور اس کے پینے والے ...... اور اس کے خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے ...... حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ...... روز قیامت شراب پینے والے کو سیاہ مونہ ...... دھنسی آنکھیں اور ...... اس کی زبان اس کے سینہ پر لٹکی ہوئی حالت کے ساتھ لایا جائے گا ...... اور خون کی مانند اس کے مونہ سے لعاب بہتا ہوگا ...... اور روز قیامت تمام لوگ اسے پہچان لیں گے ...... لہٰذا نہ اسے سلام کرو ...... اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت و مزاج پرسی نہ کرو ، اور جب مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو ...... کیونکہ وہ اللہ سبحانہ کے نزدیک بت پرست کی مانند ہے۔

سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ...... کہ ہر نشہ والی چیز خمر یعنی شراب ہے ...... اور ہر شراب حرام ہے ...... تو جو دنیا میں شراب پیئے گا ...... اللہ تعالیٰ روز آخرت جنت میں جنتی شراب اس پر حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصیتوں کو جنتی خوشبو نہ پہنچے گی ...... حالانکہ

جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے ...... ایک عادی شراب خور ...... دوسرا والدین کا نافرمان ...... تیسرا زنا کار ...... اگر وہ توبہ نہ کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ...... شرابی اپنی قبر سے مردار کی سڑاند کے ساتھ اٹھے گا ...... صراحی اس کی گردن میں لٹکی ہوگی ...... اور جام اس کے ہاتھ میں ہوگا ...... اور اس کے جسم میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے ...... اسے آتش دوزخ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی ...... جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا ...... اور اس کی قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے جو فرعون و ہامان کے قریب ہے۔

بروایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ...... حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا ...... جس نے شراب خور کو ایک لقمہ کھلایا ...... اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کرے گا ...... اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی بلاشبہ اس نے اسلام کو گرانے میں اعانت کی اور ...... جس نے اسے قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی اور ...... جس نے اسے اپنے پاس بٹھایا اللہ تعالیٰ اسے ایسا اندھا اٹھائے گا جس کی کوئی دلیل نہ ہوگی اور ...... جو شراب خوری کرے اس کا نکاح نہ کرو ...... اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کبھی نہ کرو ...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ توریت' انجیل' زبور' قرآن اور حق تعالیٰ کے نبیوں پر نازل کردہ تمام کتابوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور ...... جو شراب کو حلال جانتا ہے وہ مجھ سے بیزاری کرتا ہے اور ...... میں اس سے بیزاری کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے عزت و جلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی وہ روز قیامت شدید پیاس میں مبتلا ہوگا ...... اور اس کا دل پھٹکتا ہوگا اور ...... وہ اپنی زبان اپنے سینہ پر نکالے ہوگا اور ...... جس نے میری خوشنودی کی وجہ سے اسے ترک کیا میں اسے روز قیامت کے مقدس دن میں اپنے عرش کے نیچے جنت کی شراب پلاؤں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بندہ جب شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور ...... جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ملک الموت نفرت کے ساتھ بیزاری کرتے ہیں ...... اور جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہو جاتے ہیں ...... اور جب چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو حفظہ یعنی کراما کاتبین اس سے بیزار ہو جاتے ہیں ...... اور جب پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے جبریل علیہ السلام

بیزار ہو جاتے ہیں ...... اور جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو اس سے اسرافیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں اور ...... جب ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں اور ...... جب آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ساتوں آسمان بیزار ہو جاتے ہیں اور ...... جب نویں مرتبہ پیتا ہے تو تمام اہل آسمان بیزار ہو جاتے ہیں ...... اور جب دسویں مرتبہ پیتا ہے تو اس پر جنت کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں ...... اور جب گیارھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حاملین عرش بیزار ہو جاتے ہیں ...... اور جب تیرھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے کرسی بیزار ہو جاتی ہے اور ...... جب چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حق تعالیٰ جل و علی بیزار ہو جاتا ہے اور جس سے تمام انبیاء و ملائکہ علیہم السلام بیزار ہوں اور ...... اس سے رب العالمین بیزار ہو ...... تو وہ بلاشبہ نافرمانوں کے ساتھ جہنم میں ہلاک ہوگا ...... اور حق سبحانہ و تعالیٰ جہنم میں اسے آگ کا پیالہ پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں نکل پڑیں گی اور ...... ہڈیوں سے تمام گوشت پوست جھڑ جائے گا ...... اور جب وہ اس پیالہ کو پیے گا تو اس کے پیٹ کی تمام آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی ...... افسوس ہے شراب پینے والے پر کہ وہ کس طرح عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

حضرت اسماء بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ...... میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ...... جس کے پیٹ میں شراب گئی ...... اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے کوئی نیکی چالیس دن تک قبول نہ فرمائے گا ...... اور اگر وہ چالیس دن تک اپنے حال پر قائم رہا اور ...... اس نے توبہ نہ کی اور چالیس دن کے اندر اندر مرگیا تو وہ کافر مرا اور ...... اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے اور اگر وہ عادی شرابی ہے تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اسے " **طینتہ الخبال** " پلائے ...... صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ...... ! یہ " **طینتہ الخبال** " کیا ہے ...... ؟ فرمایا ...... وہ **جھنمیوں** کی پیپ، لہو اور کچلہو ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ...... جب کوئی شرابی مرے ...... تو اسے دفن کر دو پھر اس کی قبر کھول کر دیکھو اگر تم اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دینا ...... کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ...... جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لیتا ہے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور ...... سجین میں اس کا نام لکھ دیتا ہے تو اس سے نہ روزہ قبول کیا جاتا ہے ...... نہ نماز ...... نہ صدقہ ...... مگر یہ کہ وہ توبہ

کرے ...... اب اگر توبہ کرلی تو بہتر ہے ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ...... زانی اور شرابی جہنم کی طرف قیامت تک گھسیٹے جاتے رہیں گے پھر جب وہ جہنم کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے لئے جہنم کے دروازے کھل جائیں گے ...... اور دوزخ کے فرشتے لوہے کے گرزوں سے ان کا استقبال کریں گے ...... اور جہنم کے دروازہ میں دنیاوی دنوں کی گنتی کے برابر ان سے ان کو مار لگائیں گے ...... اس کے بعد ان کو جہنم میں ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلیں گے ...... تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا جہاں بچھو ڈنک نہ مارے ...... اور سانپ اس کے سر پر نہ ڈسے ...... چالیس سال تک یہی ہوتا رہے گا لیکن ہنوز وہ اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ سکے گا پھر آگ کی لپٹ اسے سر کے بل اٹھائے گی ...... اس وقت دوزخ کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو وہ آگ کے گڑھے میں گر پڑے گا ...... جب بھی اس کے جسم کی کھال جل جائے گی ...... تو ہم اسے دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ ...... وہ عذاب کا مزہ چکھے ...... اس کے بعد اسے شدید قسم کی پیاس لگے گی ...... وہ چلائے گا ...... ہائے ! پیاس لگی ہے ہمیں ایک گھونٹ پانی دو اس وقت دوزخ کے عذاب پر مقرر فرشتے کھولتے اور جوش مارتے پانی کا پیالہ سامنے کریں گے ...... جب شرابی اسے پیئے گا تو اس کے چہرے کا سارا گوشت گر پڑے گا جب یہ " ماء حمیم " اس کے پیٹ میں پہنچے گا تو وہ اس کی آنتیں کاٹ ڈالے گا ...... اور شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی ...... پھر وہ لوٹائی جائیں گی جیسے کہ پہلے تھیں پھر مار پڑے گی ...... تو یہ شرابی کے عذاب کی کیفیت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... روز قیامت شرابی اس حال میں لایا جائے گا کہ ...... صراحی اس کے گلے میں لٹکی ہوگی اور طنبورہ اس کے ہاتھ میں ہوگا ...... یہاں تک کہ آتش جہنم کی سولی پر اسے لٹکایا جائے گا ...... اس وقت ندا کرنے والا کہے گا ...... یہ فلاں بن فلاں ہے پھر اس کے بدن سے بدبو خارج ہوگی ...... سب اس پر لعنت کریں گے اس کے بعد داروغہ دوزخ سولی سے نکال کر آگ میں ڈال دے گا ...... تو وہ وہاں ایک ہزار برس تک پڑا رہے گا ...... پھر پکارے گا ہائے مجھے پیاس لگی ہے ...... پھر اللہ تعالیٰ اس پر بدبو دار پسینہ بھیجے گا تو وہ پکارے گا اے میرے رب ...... مجھ سے اس پسینہ کو دور کر دے ...... لیکن اس سے یہ بدبودار پسینہ دور نہ کیا جائے گا ...... یہاں تک کہ اسے جلا کر راکھ کر دے گی ...... اس وقت اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹائے گا اور جدید آفرینش کے ساتھ آگ سے

پیدا فرمائے گا ...... تو وہ ہاتھ پاؤں بندھے کھڑا ہوگا ...... اور اس میں اس کے چہرے پر زنجیروں سے ابر کیا جائے گا ...... پیاس کی دہائی دے گا تو اسے "ماء حمیم" پینے کو دیا جائے گا جو اس کے پیٹ کو کھولا دے گا ...... داروغہ جہنم کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی وہ اسے پہنائے گا جس سے اس کا دماغ کھول جائے گا ...... یہاں تک کہ ناک و کان کی راہ بھیجا نکل پڑے گا ...... اور اس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوں گی وہ اپنے مونھ سے آگ کے شعلے خارج کرے گا ...... اور اس کی شرمگاہ سے اس کی آنتیں کٹ کٹ کر نکل پڑیں گی ...... اس کے بعد ایک ہزار سال تک آگ کے ایسے تابوت میں بند کر دیا جائے گا جس کا عذاب طویل اور دہانہ تنگ ہوگا ...... اس کی پیپ جاری ہوگی اور اس کا رنگ بدل جائے گا ...... بندہ کہے گا ...... اے رب ...... ! میرے گوشت و پوست کو آگ نے کھا لیا تو افسوس ہے اس پر جب وہ اس کی شکایت کرے ...... مگر رحم نہ کیا جائے گا اور جب وہ پکارے گا تو جواب نہ دیا جائے گا پھر وہ پیاس کی فریاد کرے گا تو داروغہ دوزخ اسے پینے کے لئے حمیم دے گا جب وہ پیئے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی ...... پھر جب اسے دیکھے گا تو اس کی آنکھیں اور رخسار گر پڑیں گے ...... پھر ایک ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ...... ایسے قید خانہ میں محبوس کیا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ اور بچھو ہوں گے ...... جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لیں گے پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا اور ...... اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور ...... اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا ...... پھر ایک ہزار سال کے بعد اس قید خانے سے نکالا جائے گا اور ...... عذاب اور دوزخ کے فرشتے اسے وادی "ویل" کی طرف لے جائیں گے۔ ویل جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے ...... اور وہ سانپ اور بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے ...... اس وادی ویل میں ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا . .... اس کے بعد وہ ندا کرے گا یا محمد (ﷺ) ...... یا محمد (ﷺ) تو حضور نبی کریم ﷺ اس کی پکار کی سماعت فرمائیں گے ...... اس وقت عرض کریں گے ...... اے رب ......! میری امت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آ رہی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ کی امت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کئے مرگیا تھا حضور اکرم ﷺ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے اے رب ......! میری شفاعت سے اسے نکال دے اور اسے معاف فرما دے ...... تو اے بندو ......! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو

اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اس سے معافی مانگو۔

نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ...... شرابی اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ہونٹ سوجھے ہوئے ہوں گے اور ...... اس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی ...... اور اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو آنتوں کو کھا جائے گی ...... تو وہ باآواز بلند چیخ و پکار کرے گا ساری مخلوق اس سے پناہ چاہے گی ...... اور بچھو اس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈنک مارتے ہوں گے ...... اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا خون کھول جائے گا ...... اور وہ دوزخ میں فرعون اور ہامان کے قریب ہوگا تو جس نے شراب کی ایک چسکی پی اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلط فرمائے گا ...... اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے پر مدد کی اور ...... جو شرابی کے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ اسے بلا حجت کے اندھا اٹھائے گا اور ...... جو شراب پیئے اس کی تم شادی نہ کرو ...... اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی نہ کرو ...... تو قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا ...... کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ توریت و انجیل و زبور و قرآن میں وہ ملعون ہے اور ...... جس نے شراب پی بلاشبہ اس نے تمام انبیاء علیہم السلام پر خدا کے نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا۔ کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا ...... اور میں اس سے بری و بیزار ہوں بلاشبہ شراب کا پینے والا پیاسا مرتا ہے ...... اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد و فغاں کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیاسا ہوں قسم ہے اس ذات برحق کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ...... روز قیامت شرابی کو بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا حق تعالیٰ اس وقت فرشتوں سے فرمائے گا اسے پکڑ لو ...... تو اس کے مونھ کے سامنے ستر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے جس کے دل میں کتاب الٰہی کی سو آیتیں ہوں گی اور ...... اس نے شراب پی ہوگی تو روز قیامت قرآن حکیم کا ہر ہر حرف اللہ عزوجل کے حضور آکر مخاصمہ کرے گا ...... اور جس پر قرآن نے مخاصمہ کیا بلاشبہ وہ ہلاک ہوگیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ...... انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دن مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کچھ عورتیں سر راہ روتی ملیں ...... میں نے ان سے کہا ...... کیا بات ہوئی ہے ...... ؟ انہوں نے کہا ہمارا ایک بیمار ہے ہم اسے بلاتے ہیں اور بار بار کلمہ شہادت کی تکرار کرتے ہیں مگر وہ کہتا ہی نہیں ...... تو اب آپ چل کر اس کا

ثواب لیجئے اور کلمہ شہادت کی تلقین فرمایئے ...... پھر میں نے اسے تلقین کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مگر وہ نہ بولا ...... میں نے اس کا اعادہ کیا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا کہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہوں اور اسلام سے برات کا اظہار کرتا ہوں ...... اور اس کی روح نکل گئی اس کے بعد میں اس کے پاس سے نکل آیا اور عورتوں کو اس کا حال بتایا ...... اور میں نے اعلان کیا کہ اے مسلمانو ......! نہ اس کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو اس لئے کہ یہ کافر ہو کر مرا ہے ...... لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا یہ کیسے عمل کرتا تھا ...... ؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے کسی گناہ سے واقف نہیں بجز اس کے کہ یہ شراب پیتا تھا ...... لہٰذا شراب موت کے وقت ... ایمان کو سلب کر لیتی ہے۔

لہٰذا ضعیف و ناتوان بندے ......! اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں جسم و روح کے تعلق منقطع ہونے سے قبل توبہ کرنی چاہیئے ...... اور جو نافرمان و عصیاں شعار ہیں ان پر افسوس ہے ...... کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے تو جب تک جسم میں روح کا علاقہ ہے اور علم واضح و روشن ہے ...... توبہ میں سرعت و سبقت کرنی چاہیئے ...... توبہ کرنے والوں کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ...... جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر عرض کرتے ہیں ...... اے ہمارے رب ......! تیرا فلاں بندہ غفلت اور کھیل کود کی نیند سے بیدار ہو گیا ہے اور تیرے حضور نگونساری کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے ...... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... اے میرے فرشتو ......! اس کے انفاس حضرہ کے استقبال کے لئے آسمانوں اور زمینوں کو آراستہ کر دو ...... اور اس کی توبہ کی قبولیت کے لئے توبہ کے دروازے کھول دو ...... اس لئے کہ توبہ کرنے والے کی جان جبکہ وہ توبہ کرے میرے نزدیک زمینوں اور آسمانوں سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا جس نے توبہ کو لازم کر لیا ...... اور بارگاہ الٰہی کی حاضری کو کھڑا ہو گیا ...... تو اس کے گناہ کو نیکیوں سے میں بدل دیتا ہوں ...... واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب سوم ...... زنا کا عذاب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ...... زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں۔ تین دنیا میں ...... اور تین آخرت میں ...... دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ سے وجاہت جاتی

رہتی ہے ...... اور فقر و محتاجی کو لاتی ہے اور عمر کو کم کر دیتی ہے ...... اور آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ...... اور حساب کی سختی ...... اور دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً کتنا برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لئے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر ناراضگی ہے اور عذاب میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... زانی روز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے ...... کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی ...... اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے ...... ان کو مونہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغہ جہنم آگ کی قمیض پہنائے گا ...... اگر زانی کی اس قمیض کو اونچے اور مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لحہ کے لئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے ...... اس کے بعد داروغہ جہنم کہے گا اے عذاب جہنم کے فرشتو ......! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو جس طرح کے حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں ......اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو ...... جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور ...... آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دو جس طرح ...... کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے **فرشتگان عذاب** کہیں گے ...... ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں ...... تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور ...... آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخیں گے کہ اے **فرشتگان عذاب** ......! ہم پر رحم کرو ایک لحہ کے لئے ہم سے عذاب کو کم کر دو ...... اس پر **فرشتگان عذاب** ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العالمین تم پر غضبناک ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کیا ...... اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پر کرے گا اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے پیاسا' روتا' غمگین' سیاہ رو اور تاریکی میں کھڑا کرے گا اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا ...... اور اس کے جسم پر قطران کا لباس ہوگا ...... اللہ تعالیٰ اس سے نہ کلام فرمائے گا اور ...... نہ اسے پاک و ستھرا کرے گا اور ...... اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس امت کا نصف عذاب ہوگا ...... اور جب قیامت کا دن

ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا اور اس کی بدیاں اس کے ذمہ کرے گا ...... اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا یہ جب ہے جبکہ اس کے علم کے بغیر ہو ...... لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہوگیا کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور ...... وہ خاموش رہا تو اللہ تعالیٰ شوہر پر جنت حرام کر دے گا ...... اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ رکھا ہے کہ " تو اس دیوث پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان بوجھ کر خاموش رہے " وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا ...... بلاشبہ ساتوں آسمان زانی اور دیوث پر لعنت کرتے ہیں۔

بعض صحف آسمانیہ میں مرقوم ہے کہ زناکار مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی ...... اور اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے ...... عذاب کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے ...... اور وہ اعلان کریں گے کہ اے لوگو ......! یہ زناکار لوگ ہیں جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں اور ...... ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی ...... اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے یہ بدبو ان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کے مرگئے۔ تو ان پر لعنت کرو ...... اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا کہ اے خدا ......! زانیوں پر لعنت کر ......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو سانپ و بچھوؤں کے ساتھ محبوس دیکھا ...... بچھو انہیں ڈنک مارتے ...... اور سانپ انہیں ڈستے ...... ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے ...... ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے میں نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں ...... ؟ جبرئیل نے کہا یہ زانی و زانیہ ...... مرد و عورتیں ہیں نعوذ باللہ من فعل اهل النار و من غضب الجبار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے محرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا وہ روز قیامت آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے آئے گا ...... اب اگر اس نے اس سے زنا کیا تو بارگاہ رب العزت میں اس کی ران گویا ہوگی اور کہے گی کہ میں

نے فلاں جگہ ...... فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا تھا اور ...... اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا اور ...... بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی اس وقت اللہ عزوجل گوشت کو حکم دے گا ...... میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا ...... تو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا ...... پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا ...... اے رب ......! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا ...... اس وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا تو زبان گونگی ہو جائے گی پھر اس کے حضور اعضاء و جوارح گویا ہوں گے چنانچہ ہاتھ بولے گا اے خدا ...... میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا اور ...... آنکھ کہے گی کہ میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی ہے اور ...... پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا اور ...... شرمگاہ پکارے گی میں نے فعل حرام کیا ہے ...... حفظہ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا کہ میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے ...... اس وقت اللہ رب العزت فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی ...... میں باخبر تھا مگر میں نے ستر پوشی کی ...... اے میرے فرشتو ......! اسے پکڑ لو اور میرے عذاب میں ڈالدو ...... اور میری ناراضگی کا مزہ چکھاؤ ...... بلاشبہ میرا غضب اس پر بہت شدید ہے جس میں حیاء کم ہے۔

تو اے لغزش و عیوب والے بندے ......! جاگ اٹھ کون ہے جو تیری طرف سے مرنے کے بعد استغفار کرے اور ...... کون ہے جو توبہ کرے ......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے بندے کی اس حالت کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے حضور گریہ وزاری کرتا اور اس کے حضور دعا میں ذوق و شوق رکھتا دیکھے ...... اس حالت میں اگر وہ سوال کرتا ہے ...... تو اسے عطا فرماتا ہے اور ...... اگر دعا کرتا ہے تو اسے قبول فرماتا ہے ...... میں گڑگڑا کر توبہ کرنے والوں کا حبیب ہوں ...... میں عاجز و منقطع لوگوں کا ملجاء و ماوی ہوں اور ...... میں متغیثین کا فریاد رس ہوں ...... تو کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عنایت فرماؤں ......! اور کون ہے جو مجھ سے توبہ کرے میں اسے قبول کروں ...... ؟ اور کون ہے جو میری طرف قصد کرے میں اسے عطا کروں ...... ؟ میں کریم ہوں میری جانب سے کرم ہے ...... میں جواد ہوں میری طرف سے جود ہے ...... میں ہی دیتا ہوں خواہ وہ مجھ سے مانگے یا مجھ سے نہ مانگے ...... میری بخشش کے دروازے ہر خطاکار کے لئے کھلے ہوئے ہیں ...... اس کے بعد حضور پر دعا ...... اے ہمارے رب ...... ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ...... اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم

نہ فرمائے تو یقیناً ہم زیاں کاروں میں سے ہوں گے۔

باب چہارم ...... لواطت یعنی اغلام کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ...... اور چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے تمہارے رب نے بی بیاں بنائیں ...... بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا ...... جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا ہو دونوں کو قتل کر دو ......

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ...... کہ لواطت کی حد و تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اونچی سطح سے گرایا جائے ..... پھر اس کے اوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مرجائے ...... اس لئے کہ اللہ رب العزت نے قوم لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے تب بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا ...... جب تک توبہ نہ کرے اس لئے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے ...... اور جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرش الٰہی جنبش میں آ جاتا ہے اور ...... قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں ...... اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں قل ھو اللہ احد یہاں تک کہ جبار و قہار کا غضب ساکن ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ان کا گذر ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی ...... تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تاکہ اس سے آگ کو ٹھنڈا کریں ...... تو آگ نے نو عمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رو کر بارگاہ الٰہی میں مناجات کی اور کہا۔ اے رب ......! ان دونوں کو ان کی اصلی حالت میں بدل دے تاکہ میں دیکھوں کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے ...... ؟ تو وہ آگ ان دونوں سے منکشف ہوگئی ...... دیکھا کہ ایک مرد ہے اور ایک نوعمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا کہ ...... اے عیسیٰ ......! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں میں نے اس سے بدفعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بدفعلی کی ...... اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا ...... اس نے ہم سے کہا ...... خرابی ہو تمہاری ......! تم خدا سے ڈرو ...... اس وقت میں نے اس سے کہا مجھے نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے پھر جب میں مرا اور یہ لڑکا مرا

...... تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر آگ مسلط کر دی ......جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے جب میں آگ بن جاتا ہوں ...... تو میں اسے جلاتا ہوں لہٰذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے ...... نعوذ باللہ من النار و من غضب الجبار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... سات آدمی ہیں جن پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ لعنت فرماتا ہے ...... اور روز قیامت ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ ...... وہ فاعل و مفعول جس نے قوم لوط کی مانند بدفعلی کی ہو ...... ماں اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا ...... اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے والا ...... اپنی بیوی کی پشت میں جماع کرنے والا ...... اپنے ہاتھ (جلق) سے مادہ نکالنے والا ...... مگر یہ کہ توبہ کرے ...... اور جو اپنے ہمسایہ کو ایذا دے۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ابلیس معلون سے دریافت کیا ...... مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے ...... ؟ ابلیس نے کہا کہ مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ...... اور اللہ عزوجل کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بدفعلی کرنے سے زیادہ مبغوض کوئی عمل نہیں ہے ...... اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے ...... حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا ...... خرابی ہو تیری تجھے یہ کیوں محبوب ہے ...... ؟ ابلیس نے جواب دیا اس لئے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے ...... اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکتا کیونکہ حق سبحانہ و تعالیٰ ان کے اوپر شدید غضب فرماتا ہے ...... اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو شدید غضب میں لائے تو اس پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... قوم لوط کے عمل سے شغل کرنا ...... اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا ...... اور کتوں کے درمیان بادی لگانا ...... اور مینڈھوں کے درمیان شرط لگانا ...... مرغ بازی کرنا ...... اور بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا ...... اور کم تولنا ...... اور ڈنڈی مارنا ...... یہ تمام افعال قوم لوط کے ہیں ...... افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے ان کا گناہ عورت کا عورت کے ساتھ ...... اور مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے سروں سے حیاء کی چادر اتار دی ...... اور اللہ عزوجل کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہوگئے تو اللہ عزوجل ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے ...... اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے تلپٹ کر دیتا ہے ...... اور آسمان سے ان پر پتھر برساتا ہے۔

حضرت امام جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں ...... انہوں نے کہا کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے ......؟ فرمایا ہاں ہے ......! وہ قوم تبع کے تذکرہ میں ہے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے قوم تبع کو ہلاک فرمایا ...... پھر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے آگ کی جوتیاں ...... آگ کا لباس ...... آگ کی ہنسلیاں ...... آگ کا سرپوش ...... اور آگ کے موزے تیار کئے ...... اور ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت جب دوسری عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لئے آگ کی جوتیاں ...... آگ کا لباس ...... اور آگ کے موزے تیار کرو ...... اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اس آگ میں جھونکی جائیں گی جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستہ میں آنا لواطت سے بہت شنیع ہے ...... اسے کافر ہی عمل میں لا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ تعالیٰ اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے ...... جس میں مخنث داخل ہو ...... اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ...... اللہ تعالیٰ مرد مخنث پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل و صورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے۔

سید عالم مخبر صادق ﷺ نے فرمایا ...... قوم لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ اپنی قبر میں ایک لمحہ نہیں گزارتا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جس کی ہیئت خطاف کی مانند ہوتی ہے ...... تو وہ اسے اپنے پنجوں میں پکڑ کر لے اڑتا ہے اور قوم لوط کی بستی میں لے جا کر ڈال دیتا ہے ...... تو وہ ان کے ساتھ جنم میں سنگسار ہوتا ہے ...... اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ ...... " یہ اللہ کی رحمت سے مایوس و محروم ہے "۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان سے فرمائے گا اور حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم کون ہو ......؟ وہ کہیں گے کہ ہم مظلوم ہیں ...... اللہ عزوجل فرمائے گا حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا ......؟ تو وہ کہیں گے ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور ان کی دبر میں مادہ خارج کرتے تھے ...... اس پر حق سبحان و تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کو جنم میں لے جاؤ ...... اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں۔

تو اے بندگان خدا ......! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو ...... اور خطا و عصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرو ...... اس سے پہلے کے تمہارے اعضاء گواہی دیں ...... اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں وہ ملک الدیان ...... جس کی ہر آن نرالی شان والی ہے ...... تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے ...... تو اے گنہگار بندو ......! اس کی طرف گریہ وزاری سے رجوع کرو اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو ...... بلاشبہ وہ کریم ...... حلیم ...... اور غفور و رحیم ہے۔

باب پنجم ...... سود کھانے والے کے عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... اے ایمان والو ......! بڑھا کر سود نہ کھاؤ ...... اور فرماتا ہے ...... اے ایمان والو ......! اللہ سے ڈرو اور سود کو جتنا بھی ہو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو ...... اب اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

مطلب یہ کہ سود کھانے والے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں ...... اور اللہ ان سے جنگ کرتا ہے تو خرابی ہو اسے جو اس کے اور حق تعالیٰ عزوجل کے مابین جنگ برپا کرے اس پر حق تعالیٰ کا قہر و غضب ہو ...... نعوذ باللہ من ذلک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی ...... تو میں نے سر کے اوپر بجلی ...... رعد اور کڑک کی آواز سنی ...... اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ ان کے آگے حجروں کی مانند تھے جو سانپ و بچھو سے بھرے ہوئے تھے ...... اور ان کے پیٹوں میں گھوم پھر رہے تھے ...... میں نے کہا اے بھائی جبریل ...... یہ کون لوگ ہیں ......؟ انہوں نے کہا یہ سود خور لوگ ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ...... جس نے سود کھایا اگرچہ ایک ہی درہم (۲۸ پیسے) ہو گویا کہ اس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... سود خور کو عذاب کے فرشتے ایسا درد سر میں مبتلا کریں گے ...... جس طرح بخار والا درد سر میں مبتلا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ تعالیٰ نے سود خور اور دوسرے کو سودی مال کھلانے والے ...... اور اس کے گواہ اور ...... اس کے لکھنے والے ...... اور اس کی ترغیب دینے والے ...... اور اس ترغیب کو قبول کرنے والے ...... اور سود کو حلال جاننے والے

...... اور دوسروں کو حلال بتانے والے ...... اور مانعین زکواۃ پر لعنت فرمائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... آخر زمانہ میں چار باتیں عام ہو جائیں گی ...... سود خوری ...... خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں ...... کم ناپنا ...... اور کم تولنا ...... تو جب یہ باتیں عام ہو جائیں تو ان میں امراض رونما ہو جائیں گے ...... اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو خونریزی کی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس دن رب العالمین کے حضور سب لوگ کھڑے ہوں گے ...... سوائے سود خوروں کے ...... کیونکہ وہ کھڑے ہونا چاہیں گے مگر مجنون اور مخبوط الحواس ہو کر گر پڑیں گے ...... یہاں تک کہ تمام لوگ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے سودی مال کھایا ...... اللہ عزوجل اس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا ہے آگ سے بھر دے گا اگرچہ مال کو محنت کر کے کمایا ہو ...... اور حق سبحانہ و تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہ فرمائے گا اور ...... وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی ناراضگی میں رہے گا ...... جب تک کہ اس کے پاس ایک حبہ بھی سود کا باقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... سونے کے بدلے برابر سرابر اور چاندی چاندی کے برابر سرابر ہے ...... اور جتنا زائد ہو وہ اور زائد لینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے۔

بلاشبہ سود نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے اور ...... عبادتوں کو باطل کر کے خطاؤں کو عظیم تر بنا دیتا ہے ...... تو جو روزہ دار ہو اور اس سے افطار کرے ...... تو اللہ تعالیٰ اس کے روزہ کو قبول نہیں کرتا ...... اور جس نے نماز پڑھی اور ...... اس کے پیٹ میں سودی مال ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا ...... اور اگر ایسے مال میں سے صدقہ کیا تو اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا ...... سود خور کا جتنا وقت بھی گزرتا ہے ...... قیامت تک اس کا ہر لمحہ خدا کی لعنت میں ہے لہٰذا حق تبارک و تعالیٰ اس سے جنگ کرتا ہے ...... اور نہ اس جانب نظر فرماتا ہے ...... اور نہ اس سے کلام۔

تو اے بندے ......! اپنی ناتوانی پر اور خدا کی جنگ کرنے پر نظر کر ...... ہر مغلوب و مقہور شخص جہنم میں ڈالا جائے گا۔

کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ...... بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہل جہنم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں ...... اگر اس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائے اور ...... اس وادی میں نماز میں سستی کرنے والا ......

اور کم ناپنے والا اور ...... کم تولنے والے لوگ قید کئے جائیں گے ...... تو افسوس ہے جس نے ایسی جنت کو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ...... ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کر دی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... وہ لوگ جنہوں نے کم تولا ...... اور ڈنڈی ماری قیامت کے دن سیاہ رو ...... زبان نکلی ہوئی ...... آنکھیں پھری ہوئی ...... ان کی گردن میں آگ کی ترازو لٹکی ہوئی لائے جائیں گے ...... ان سے کہا جائے گا ...... یہاں سے یہاں تک وزن کرو تو انہیں دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا۔

قاضی عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ...... کہ بلاشبہ جن کے چہرے روز قیامت کالے ہوں گے ...... وہ کم ناپنے والے لوگ ہیں۔

پانچ گناہوں کا دنیاوی وبال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... "اے لوگو ......! پانچ باتوں سے قبل پانچ باتوں سے بچو ...... جس قوم نے کم ناپا ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو گرانی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیا ...... اور جس قوم نے بدعہدی کی اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا ...... اور جس قوم نے زکوۃ ادا کرنے میں روک پیدا کی ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو بارش سے محروم کر دیا ...... اگر جانور چوپائے نہ ہوتے تو بارش کے ایک قطرے سے بھی وہ سیراب نہ ہوتے ...... اور جس قوم میں بدکاری پھیلی ......اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون مسلط کر دیا ...... اور جس قوم نے قرآن کے علاوہ فیصلہ دیا اللہ تعالیٰ ...... نے ان کو ظلم و ستم کا مزہ چکھایا اور ایک دوسرے کو ظلم و ستم کا آلہ مشق بنایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بلاشبہ صراط شاہراہ پر آگ کی بیڑیاں ہیں ...... جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی ...... جس سے صراط کے راستہ پر گذرنا دشوار ہوگا ...... جب تک کہ اس درہم کا مالک اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ نہ لے لے ...... لیکن اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو وہ اس کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا ...... اور جہنم میں گر پڑے گا۔

تو اے بندے ......! مال ظلم و حرام کو اس کے مالک کی طرف تم سے نیکیاں لئے جانے سے پہلے لوٹا دو۔

چوری کا عذاب ...... : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے کسی کا

تھوڑا سا مال بھی چرایا قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئے گا ...... اور جس نے تھوڑا سا بھی مال حرام کھایا تو اس کے پیٹ میں آگ دھونکائی جائے گی ...... اور اس کی ایسی خوفناک آواز ہوگی کہ جس دن ساری مخلوق اپنی قبروں سے اٹھیں گے سب کانپ جائیں گے ...... یہاں تک کہ احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے جو فیصلہ فرمائے۔

تو اے کمزور و ناتواں بندو ......! توبہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا مداوا آج کر لو ...... اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو ...... شاید کہ وہ تمہیں ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے ...... اور تم اس کی رحمت کے سزاوار بن جاؤ ...... اور عذاب میں واقع ہونے اور تمہیں ذلت و خواری اٹھانے اور تمہاری زبان گنگ ہونے اور تمہارے دل پر مہر لگنے سے پہلے تم اس کے قرب و فضل کے مستحق ہو جاؤ ...... لہٰذا سفر آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ آج اپنا توشہ بنا لو ...... کیونکہ توشہ کی قلت تمہیں کفایت نہ کرے گی۔

باب ششم ...... رونے پیٹنے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... یقیناً یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں ...... اور ہم ہی مارتے ...... اور ہم ہی وارث ہیں ...... تو جس طرح قصاب کی ناراضگی اپنی بکری ذبح کرتے وقت مستحسن نہیں ہے اسی طرح بندے کی موت کے وقت بندے کی ناراضگی اچھی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... میں اس سے بری و بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی اور کپڑے پھاڑے ...... اور چوری کی ...... اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... والذین لا یشھدون الزور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ...... فرماتے ہیں وہ نوحہ کرنا اور رونا پیٹنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... رونے پیٹنے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال ...... پریشان حال اور گرد آلود اٹھیں گی ...... ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ ...... اور اللہ کی لعنت کے جوتے ...... اور قطران کے لباس ہوں گے اور ...... ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھے چیختی چلاتی اور واویلا کرتی ہوں گی ...... اور فرشتے آمین کہتے ہوں گے ...... پھر جو اس نوحہ گری پر اجرت و مزدوری لی ہوگی تو وہ نار جہنم کا حصہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ تعالیٰ واویلا کرنے والیوں اور اس کے سننے والیوں پر لعنت کرتا ہے ...... کسی بزرگ نے فرمایا کہ میں نے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کیا تمام مہاجر عورتیں اس قسم کی نوحہ گری کرتی تھیں ...... ؟ انہوں نے فرمایا نہیں ...... خدا کی قسم ......! نبی کریم ﷺ کے دربار میں ایک عورت آئی جس کا باپ ...... جس کا بھائی ...... جس کا بیٹا غزوہ میں شہید ہوگئے تھے اور وہ روتی تھی ...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ...... اے عورت ......! تجھے کیا مصیبت پہنچی ہے ......؟ اس نے کہا کہ میرے گھر کے تمام مرد شہید ہو گئے ہیں حضور نے اس سے فرمایا ...... اگر تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو تیرے لئے جنت ہے ..... اس نے کہا کہ خدا کی قسم ......! آج کے بعد میں کبھی نہ روؤں گی جبکہ میرے لئے جنت ہے حالانکہ اس زمانہ کی عورتیں چہروں کو نوچتیں ...... جیب و گریباں چاک کرتیں اور ...... بالوں کو کھسوٹا کرتی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو دو قسم کی بری آوازیں انتہائی مبغوض و ناپسند ہیں ایک کسی مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز ...... دوسری خوشی کے وقت گانے باجے کی آواز ...... اللہ تعالیٰ گانے والے اور بین کرنے والے پر لعنت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... و فی اموالھم حق للسائل و المحروم ترجمہ : اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حصہ ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں سے گانے والیوں کو اور خوشی کے وقت دیتے اور مصیبت کے وقت بین کرنے والیوں کو دیتے ہیں ...... جب کوئی مرتا ہے تو اس کے اوپر بار قرض بھی ہوتا ہے ...... اور اس کے پاس امانتوں کا مال بھی ہوتا ہے اور ...... اس کے ذمہ لوگوں کے مواخذے بھی وہ اپنی جانکنی کے وقت دہشت زدہ اور بوقت حضوری رب تعالیٰ مصیبت زدہ ہوتا ہے اور ...... اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے ...... اور شیطان ان کی قبر کے ساتھ آتا ہے ...... اور وہ اس کی قبر میں فرشتوں کی تنبیہہ و تہدید کو سنتا ہے ...... جو اس کے گناہوں پر فرشتے اسے جھڑکتے اور اسے اس کے گناہوں کے سبب عذاب سے ڈراتے ہوتے ہیں ......تو اس سے شیطان کہتا ہے ...... اے فلاں ......! تو مجھے پہچانتا ہے ......؟ قسم خدا کی ......! زیادہ کروں گا تیرے اوپر عذاب اور عقوبت کو ......

زیادہ تیرے عذاب سے جہاں حساب کیا جاتا ہے بغیر گناہ کے جو تجھ سے صادر ہوئے ......پھر اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور کرنا ہی آسان ہے تمہارے مردے کے لئے تم پر اس کا ماتم ...... تو گویا وہ ماتم کا حلال ہے ...... فلاں آدمی کی طرح تم زیادہ ہو اور

فلاں شخص کے مثل زیادہ رونا ہو ...... اور فلاں شخص کی مثل ندبہ و نوحہ ہو ...... فلاں نوحہ کرنے والی کو بلاؤ اسے مال دو ...... اس کے بعد اہل میت کسی نوحہ کرنے والی کو اجیر بناتے ہیں ...... وہ روتی ہے بلا مصیبت کے اور اپنے آنسو کو روپے کے عوض بیچتی ہے ...... زندے اپنے گھروں میں فتنوں میں مبتلا ہوتے اور مردے اپنی قبروں میں عذاب پاتے ہیں ...... جو اجر و ثواب کو روکتے اور ان کے گناہوں کو عظیم بناتے اور مردے پر متعدد سختیاں لاتے ہیں ...... لہٰذا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان پر اور میت پر غضب فرماتا ہے اور ...... میت کی قبر میں جہنم کے ستر دریچے کھول دیئے جائیں گے جن سے سیاہ رنگ کے کتے میت کے پاس آکر اسے بھنبھوڑ ڈالیں گے ...... اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو کوٹیں گے اور مار لگائیں گے ...... مردہ کہے گا ...... ہائے خرابی ......! یہ عذاب میرے پاس کہاں سے آگیا ...... فرشتے کہیں گے یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیری طرف ہدیہ ہے اس وقت مردہ کہے گا اے خدا ......! ان کو میری طرف سے اچھی جزاء نہ دینا ...... اے خدا ......! ان پر بھی ایسا ہی عذاب کرنا ...... جس طرح کہ مجھے عذاب دیا جا رہا ہے ...... فرشتے کہیں گے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی عذاب لازمی دیا جائے گا ...... اس وقت دعائیں کرنے والے کہیں گے ...... جنہوں نے مردے پر بین کیا ...... طمانچے مارے اور ...... جیب و گریباں چاک کیا ...... ہمارے کون سے گناہ کے بدلے میں ہمیں یہ عذاب دیا جا رہا ہے ......؟ اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم نے ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ اپنے بعد مجھ سے جنگ نہ کرو گے ...... تو جنہوں نے اقارب کی وصیت پر معاہدہ کو بھلا دیا کہ اپنے رب سے جنگ نہ کرو گے تو اللہ عزوجل ان پر عذاب فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... کہ بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی ...... کیونکہ اس کا گناہ عظیم ہے ...... اب اگر وہ بغیر توبہ کئے مرگئی تو وہ روز قیامت ...... اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس کے جسم پر قطران کے کپڑے اور خارش کا دوپٹہ ہوگا ...... کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کسی دوسرے کے گناہ کے پاداش میں عذاب دیا جائے ...... بجز مردے کے کیونکہ مردے پر اس کے گھر والوں کا اس پر رونے کے برابر عذاب دیا جاتا ہے ...... تو جب گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت ......! اے ہماری وجاہت ......! تیرے بعد ہمارا کون مددگار ہے ...... اس وقت مردے کو اس کی قبر میں بٹھاتے ہیں اور ہر بات کے بدلے عذاب کے فرشتے مردے کو مار لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جاتے ہیں

...... عذاب کے فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں ......؟ کیا تو ان کا رازق ...... ان کا امیر...... اور ان کا کفیل تھا ...... مردہ کہے گا نہیں خدا کی قسم اے رب ......! میں کمزور و ناتواں تھا .... تیری ذات پاک ہے ...... تو ہی مجھے رزق دیتا تھا ...... اور ان کو بھی رزق دیتا تھا ...... اس وقت حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر عذاب اس بناء پر ہے کہ تو نے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ...... انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بین کرنے والوں کو جنت و دوزخ کے درمیان سرراہ روز قیامت کھڑا کیا جائے گا ...... ان کے کپڑے قطران کے ہوں گے ...... اور ان کے چہروں پر آگ کا نقاب ہوگا ...... مردے کو فرشتے گھسیٹ کر لائیں گے ...... حق تعالیٰ ان کی ارواح کو ان کے جسموں میں لوٹائے گا اور ان کے ہاتھوں کو دراز کیا جائے گا ...... عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے ...... بین کرو جس طرح کہ تم دنیا میں مردے پر بین کرتے تھے ...... اس وقت وہ کہیں گے آج ہمیں شرم آتی ہے ...... فرشتے ان پر مار لگاتے ہوئے کہیں گے اے ملعونو ......! دنیا میں تم کو کیوں خدا سے شرم نہ آئی ...... کیا تم نہیں جانتے تھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہاری آوازوں کو سن رہا ہے ...... اس کے بعد بین کرنے والے دوسری بات کہیں گے اس وقت اس کے پاؤں کٹ کر گر پڑیں گے ...... پھر وہ تیسری بات کہیں گے ...... تو ان کے ہاتھ کٹ کر گر پڑیں گے تو وہ چیخیں گے ہائے میری خرابی ......! اور مردہ کہے گا میرا گناہ کیا ہے ......؟ فرشتے کہیں گے تیرا گناہ یہ ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے تو نے ان کو منع کیوں نہیں کیا تھا ...... پھر عذاب کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے ...... تو اس کے جسم پر کوئی عضو باقی نہ رہے گا ...... سب کٹ کر گر پڑیں گے ...... اور وہ اڑنے والے پرندہ کی مانند رہ جائے گا اور جب کبھی اس پر مار پڑے گی تو وہ ایسی چیخ مارے گا کہ ساری مخلوق اس سے رو پڑے گی ...... تو وہ برابر چیختا رہے گا اور ...... اسے سات مرتبہ یوں ہی کاٹا جائے گا اس کے بعد اگر وہ اہل خیر میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیج دے گا ...... اگر وہ اہل نار میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج دے گا ...... پھر بین کرنے والوں کو آگ کا خنجر دیا جائے گا اور ...... آگ کا لباس پہنایا جائے گا ...... اور آگ کی ڈھال ...... اور آگ کا خود اور ...... آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی ...... اور عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے' اے ملعونو ......! اپنے رب سے جنگ کرنے والوں ...... تمہارا رب آج تم سے جنگ کرتا ہے جس طرح کہ تم دنیا میں اس سے جنگ

کرتے تھے ...... تاکہ آج تم دیکھو کہ کون مغلوب ...... ذلیل ...... خائف اور ...... آگ میں جھونکا ہوا ہے ......؟ یہ سن کر نوحہ کرنے والے کہیں گے ...... ہائے خرابی ......! اس کے بعد ان کو جو ان کے نوحہ میں شریک ہوئے ...... اور جو ان کے فعل سے راضی ہوئے سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور ...... ان کو اوندھے مونہ بھونا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے نوحہ کے کلمے بولے اگرچہ وہ سات کلمے ہی ہوں ...... قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے سر پر قطران کی چادر ...... آگ کی قمیص اور اللہ کی لعنت کے طوق ہوں گے ...... اور وہ اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہے گا ...... ہائے میری خرابی ......! وہ فرشتہ جو لے کر جاتا ہوگا ...... کہے گا (آمین) یہاں تک کہ وہ فرشتہ ...... داروغہ جہنم "مالک" کے سپرد کر دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دو صف بنائے گا ایک صف **جہنمیوں** کے داہنی جانب اور دوسری صف **جہنمیوں** کے بائیں جانب وہ **جہنمیوں** پر اس طرح بھونکتے ہوں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔

منقول ہے کہ ...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو گاتے ہوئے سنا ...... تو انہوں نے کوڑے سے اتنا پیٹا کہ سر کی چادر گر پڑی ...... کسی نے ان سے عرض کیا ...... اے امیر المومنین ......! کیا اس کے لئے حرمت یعنی پردہ نہیں ہے ......؟ فرمایا نہیں، خدا کی قسم ......! کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کو گھر میں روکے رکھنے کا حکم دیتا ہے اور ...... یہ عورتیں خدا کی نافرمانی کرتی ہیں اور حق تعالیٰ ہمیں جزع سے منع فرماتا ہے ......اور عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں اور اس کی نافرمانی پر اجرتیں لیتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ کے ساتھ کفر کی تین خصلتیں ہیں ...... جیب و گریبان کا چاک کرنا ...... اور بالوں کا منڈانا ...... یا فرمایا ...... گالوں پر طمانچے مارنا ...... اور نوحہ گری کرنا ...... بلاشبہ فرشتے نوحہ کرنے والے اور گانے والے مرد و عورت پر رحمت کی دعا نہیں کرتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نائحہ اور مغنیہ، واشتہ اور مشتوشمہ پر لعنت فرماتا ہے ...... اور اپنے رخساروں پر طمانچے مارنے والوں پر ...... اور زور سے واویلا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے ...... اور اللہ تعالیٰ نوحہ گروں اور اس کے سننے والوں سب پر لعنت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ......وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخساروں پر طمانچے مارے ...... جیب و گریباں چاک کیا اور جاہلیت کے نوحہ گری کی مانند واویلا کی

...... اللہ تعالیٰ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ...... "صبر و صلوۃ کے ذریعہ استعانت کرو ...... بے شک یہ عمل بہت بڑا ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی ...... گویا کہ وہ پل اس کی داہنی اور بائیں جانب پر (درمیان میں) نصب کیا جائے گا ...... اگر مسلمان نمازی ہے تو وہ اس کی داہنی جانب سے اسے پناہ میں رکھے گی اور اگر سختیوں پر صبر کرنے والا ہے تو اسے اس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی ...... اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے تو پل کو عبور کرتے وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے شعلے اسے جلائیں گے ...... لہٰذا صبر و صلوۃ کے ذریعہ مدد چاہو ...... تاکہ وہ تم کو آگ کی لپیٹ سے بچائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کون ہے وہ جس کا قرض اللہ کے ذمہ ہے ......؟ مخلوق کہے گی ایسا کون ہوگا جس کا قرض اللہ کے اوپر ہو ...... فرشتے جواب دیں گے ...... وہ شخص ہے جس کا دل حزن و ملال سے مبتلا کیا گیا ...... اگرچہ اس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہوں مگر وہ اللہ کی خوشنودی میں صبر کر رہا ہو ...... تو جو کوئی ایسا ہو وہ اس دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے اپنا اجر لے لے ...... تو بہت سی مخلوق مصیبتوں والی کھڑی ہو جائے گی ...... فرشتے کہیں گے ...... دعوی بغیر دلیل کے نہیں ہوتا ہے ...... تم ہمیں اپنا نامہ اعمال دکھاؤ ...... تو وہ ان کے نامہ اعمال کو دیکھیں گے تو وہ جس کے نامہ اعمال خدا سے ناراضگی یا فحش کلامی پائیں گے کہیں گے بیٹھ جاؤ ...... تو صبر کرنے والے میں سے نہیں ہے ...... اور اسی طرح جب وہ عورت کے نامہ اعمال میں ناراضگی پائیں گے تو تو اس کے آگے نامہ اعمال پھینک دیں گے اور ...... صبر کرنے والے مرد و عورت کو فرشتے لے کر جائیں گے یہاں تک کہ ان کو عرش کے نیچے لائیں گے اور عرض کریں گے ...... اے ہمارے رب ......! یہ تیرے صبر کرنے والے بندے ہیں ...... اللہ عزوجل فرمائے گا انہیں شجرہ البلوی لے جاؤ ...... تو وہ ان کو ایسے درخت کے پاس لائیں گے جس کی جڑیں سونے کی ہونگی اور اس کے پتے چاندی کے ...... اور اس کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ سوا سو سال تک اس کے نیچے چلتا رہے ...... تو وہ انہیں اس کے سائے میں بٹھائیں گے ...... اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ یکے بعد دیگرے بار بار ان پر تجلی فرمائے گا ...... اور ان سے معذرت فرمائے گا ...... جس طرح آدمی اپنے ساتھی سے معذرت کرتا ہے ...... اور حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا اے میرے صبر کرنے والے بندو ......! میں نے جو تم

کو بلاؤں میں مبتلا کیا تھا اپنی بارگاہ میں تمہیں ذلیل و خوار کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اپنے حضور میں تمہاری عزت و کرامت کے لئے ہے اور ...... میں نے چاہا تھا کہ دنیا کے گھر میں بلاؤں کے ذریعہ تم سے تمہارے گناہ اور بوجھ کو مٹاؤں ...... اور تمہیں بلند درجہ عطا فرماؤں جب بھی تمہیں اپنے اعمال میں بلائیں پہنچیں ...... تم نے میری وجہ سے صبر کیا اور مجھ سے حیا کرتے رہے اور میری قضاء و قدر کو تم نے برا نہ جانا ...... تو آج میں تم سے حیا فرماتا ہوں میں تمہارے لئے میزان قائم نہیں کرتا اور نہ تمہارے نامہ اعمال کو کھولتا ہوں ...... بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بلا حساب پورا پورا اجر دیا جائے گا ...... اور میں تمہارا حساب و کتاب نہیں لیتا اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ فقراء کی طرف اعتذار میں فرمائے گا ...... اے میرے فقراء بندو ......! میں نے تم کو فقر کے ساتھ اپنے حضور میں ذلیل و خوار کرنے کے لئے مبتلا نہیں کیا تھا اور ...... نہ میرے حضور میں دنیا داروں کی کوئی عزت ہے ...... میں نے دنیاوی ملکیت میں سے اگر کسی چیز کا کسی کو مالک بنایا تھا تو میں نے اس سے ذرہ ذرہ کا حساب لوں گا ...... اور میں اس سے پوچھوں گا کہ تو نے اسے کہاں استعمال کیا اور تو نے اسے کہاں سے حاصل کیا ......؟ لیکن اے فقیرو ......! میں نے تمہارے لئے پسند کیا کہ تمہارا حساب کتاب ہلکا ہو ...... اور تم پورے پورے اجر و ثواب کو حاصل کرو تو جس نے دنیاوی زندگی میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا ...... یا ایک لقمہ کھانا کھلایا ...... یا ایک کپڑا تمہیں پہنایا تو وہ تمہاری شفاعت میں ہے۔

اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ اس عورت کی جانب جس کا بچہ گم ہوا ...... اور اس نے صبر کیا اعتذار میں فرمائے گا ...... اے میری بندی ......! میں نے تیرے بچے کے عوض لوح محفوظ میں ایسا اجر و ثواب لکھا ہے اس کے بعد میں نے اپنے حضور اس کے قبض کیا ...... تو تیرے دل نے جزع فزع نہ کیا ...... اور نہ تیرا سینہ تیرے لئے تنگ ہوا ...... تو آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے بشارت ہو ...... اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے ابدی حیات والے گھر میں اکٹھے ہو جا ...... جس میں نہ موت ہے اور نہ وہاں سے کسی اور مقام کی طرف جانا ہے ...... وہاں نہ غم ہے نہ حزن و ملال۔

اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ اندھوں ...... کوڑھیوں ...... جذامیوں اور ہر بیماری والوں سے اعتذار میں فرمائے گا ...... آج تم انتہائی مسرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ کیونکہ آج تمہیں ان کا پورا پورا اجر ملے گا اس کے بعد ان کے لئے ایسے جھنڈے لہرائے جائیں گے ...... جیسے بادشاہوں اور حاکموں کے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں تو جس نے کسی ایک بلاء

پر صبر کیا اس کے لئے ایک جھنڈا ہوگا ...... اور جس نے دو قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر صبر کیا ...... اس کے لئے تین جھنڈے نصب کئے جائیں گے ...... اور جس نے بہت سی بلاؤں میں مبتلا رہ کر صبر کیا اس کے لئے اتنے ہی زیادہ جھنڈے نصب کئے جائیں گے ...... اس کے بعد فرشتے انہیں سوار کریں گے ...... اور خود ان کے جلو میں ہونگے ...... اور ان کے آگے جھنڈے لہراتے ہوں گے ...... یہ لوگ اس شان سے جنت کی طرف جائیں گے لوگ ان کی طرف دیکھ کر کہیں گے کیا یہ لوگ شہداء و انبیاء ہیں ......؟ فرشتے ان سے کہیں گے ...... واللہ نہ یہ شہداء ہیں اور نہ نبی ...... بلکہ یہ وہ عوام انسان ہیں جنہوں نے دنیا کی سختیوں اور بلاؤں پر صبر کیا ہے اور یہ آج کے دن نجات پائے ہوئے ہیں ...... یہ سن کر لوگ کہیں گے اے کاش ...... ہم پر بھی شدید بلائیں واقع ہوتیں اور ہمارے گوشت کو قینچیوں سے کاٹا جاتا تو ہم بھی انہی کے ساتھ عزت و منزلت پاتے ...... جب یہ لوگ اس شان کے ساتھ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو فرشتے اس کے دروازے پر دستک دیں گے ...... رضوان آ کر پوچھے گا کون ہے ......؟ فرشتے رضوان سے کہیں گے دروازہ کھولو ......! رضوان ان سے کہے گا ان لوگوں کا کس وقت حساب ہوا ہے اور نجات پائی ہے ...... حالانکہ لوگ ابھی زمین پر کھڑے ہیں اور ابھی تک حق عزوجل نے کسی کے نامہ اعمال بھی نہیں کھولے ہیں اور نہ میزان نصب کی گئی ہے ......؟ فرشتے کہیں گے یہ صبر کرنے والوں کی جماعت ہے جن پر کوئی حساب نہیں ہے اے رضوان ......! ان کے لئے جنتوں کے دروازے کھولو تاکہ یہ چین و آرام کے ساتھ اپنے محلوں میں بیٹھیں تو اس وقت رضوان جنت ان کے لئے دروازہ کھولے گا اور ...... وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہوں گے پھر ان سے خوشی و مسرت کے ساتھ تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے خدام ملاقات کریں گے ...... تو وہ پانچ سو سال جنت کی بلندیوں پر بیٹھے رہیں گے ...... اور لوگوں کا حساب و کتاب ہوتا دیکھتے رہیں گے ...... یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے ......

فطوبی اللصابرین

صحابہ نے عرض کیا ...... یا رسول اللہ ......! کونسا عمل میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا ......؟ فرمایا ...... صبر ...... تو جتنا کچھ اس نے صبر کیا ہوگا وہ سب اس کے سامنے صراط پر گزرتے ہوئے آ جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی انسان ایسا نہیں ہے ...... جو صراط کو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز نہ پائے جس نے صراط کو اس حالت میں پایا ...... وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا اس میں شک و شبہہ نہیں کہ ہر

انسان کو ایک جزیرہ کی چوڑائی کی برابر صراط معلوم ہوگی اور ...... کوئی اسے ایک ہاتھ کے برابر پائے گا اور کوئی چار انگل کے برابر ...... جیسا اس نے شدائد اور مصائب پر دنیا میں صبر کیا ہے ......اور طاعات پر قائم رہا ہے اور اس کے مطابق صراط کو پائیں گے ...... کوئی اسے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے گا ...... ایسا وہ لوگ پائیں گے جن کو دنیا میں نہ صبر کی توفیق ہوگی ...... اور نہ ان کا دین ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح کو لے کر جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے ...... اے میرے فرشتو ......! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جبکہ تم نے اس کے بیٹے اور اس کے پھل کو چھینا ہے ...... ؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے ...... فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب ......! ہم نے اسے تیری بلا پر راضی اور نعمتوں پر شکر گزار پایا ہے ...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتوں ......! اس کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الصبر" رکھو ...... دوسری حدیث میں ہے اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس کا ایک بچہ گم ہوا اور اس کے گم ہونے پر صبر کیا ...... اللہ تعالیٰ اس کے لئے احد پہاڑ کی برابر اس کے میزان میں اجر عطا فرمائے گا ......اور جس نے دو بچوں کو گم کر کے ان کی گم گشتگی پر صبر کیا ...... تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اس کے آگے چلتا ہوگا جو اس کے لئے موقف کی اندھیری میں روشنی دے گا اور جس کے تین بچے گم ہوئے ...... اور اس نے ان کے گم ہونے پر صبر کیا تو اس سے جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا جبکہ وہ جہنم پر سے گذرے گا ...... اور جس نے کسی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو رب العزت جل و علی کے وجہ کریم کی طرف نظر کرے گا ...... اور اللہ تعالیٰ نابیناؤں کے جسموں پر خلعت پہنائے گا اور تمام اہل بلاء کے آگے ان کے جھنڈے نصب ہوں گے اور ...... جس نے دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا ...... اللہ تعالیٰ اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور ...... اس میں ایسی بادشاہت ہوگی جس کی کوئی تعریف کر سکتا ہی نہیں ...... اور جس نے نماز کے اہتمام میں غسل اور وضو پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے میں نیکی لکھے گا ...... اور اللہ تعالیٰ اس کے غسل و وضو کے ٹپکے ہوئے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا کرے گا اور ...... قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہیں گے ...... اور ان کی تسبیح کا اجر اس کے لئے ہوگا اور جس نے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کیا ...... تو

اللہ تعالیٰ جہنم کی اذیت اور دھوئیں سے اسے باز رکھے گا اور جہنم میں ایک دروازہ ہے اس کا نام "باب الشفی" ہے اس سے کوئی داخل نہ ہوگا ...... مگر ہر وہ آدمی جو اپنے غضب کو نہ دبا سکا ہے ...... اور جس نے اپنے غضب و غصہ کو نہ دبایا اور ...... اللہ کے عائد کردہ حق کو تلف کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر اس دروازہ کو کھول دے گا ...... جب وہ صراط پر سے گذرے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نیکیوں کو اس کے زائد اعمال میں لکھ دے گا جس کو اس نے ایذاء پہنچائی ہے ...... اور اس کی بدیوں کو اس کے نامہ اعمال میں منتقل فرما دے گا ...... حق تعالیٰ اچھا حکم دینے والا ہے۔

اور جس نے چھوٹے بچوں کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا اور اس نے اللہ کی راہ میں انا للہ و انا الیہ راجعون لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا تو اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور حق تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو اس کے لئے حوض پر اللہ تعالیٰ ذخیرہ بنائے گا ...... اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بہت بڑا دن ہوگا ...... پانی پلائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... لوگ قیامت کے دن بھوکے پیاسے قبروں سے اٹھیں گے ...... تو جس کے لئے دنیا میں گرمی کے دنوں میں نفلی روزے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کھانے پینے کے دستر خوان بھیجے گا ...... اور اس کا وہ روزہ آئے گا اور حوض پر سے لوگوں کے اژدھام کو اس کے لئے ہٹائے گا اور اسے خوب سیر ہو کر پانی پلائے گا۔

اور جن کا ایک ہی بچہ ہو ...... اور وہ بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو تو وہ اس کے لئے جھگڑے گا اور اسے سیراب کرے گا اگر اس نے اس کے فوت ہونے پر صبر کیا ہو ...... اللہ سے ناراضگی اور اس سے لڑنے کے الفاظ مونہ سے نہ نکالے ہوں اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے بچے حوض کوثر کے گرد حور و غلماں کے ساتھ ہوں گے اور ...... ان کے اوپر دیباج کے قبے اور نور کی مندیلیں یعنی پردے ہوں گے اور ان کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہوں گے ...... وہ بچے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے ...... مگر جس نے اللہ عزوجل سے اس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ مونہ سے نکالے ...... تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجازت نہ دے گا کہ وہ بچے ان کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف میں

مجتمع ہوں گے ...... اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا ان سب کو جنت میں لے جاؤ ...... جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے ...... تو خازن جنت کہے گا ...... اے مسلمان کے بچوں مرحبا ...... تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ ...... تم پر کوئی حساب نہیں ہے اس وقت وہ بچے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں ......؟ خازن جنت ان سے کہے گا تمہارے ماں باپ تمہاری مانند نہیں ہیں ...... اس لئے ان پر گناہ ...... مطالبے اور بدیاں ہیں وہ حساب دیں گے ...... اور مطالبے پورے کریں گے ...... بچے کہیں گے انہوں نے ہمارے گم ہونے یعنی مرنے پر آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا تھا ...... ان کی اس بات کا جواب خازن جنت ان کو نہ دے سکے گا ...... حضور نے فرمایا ...... تو وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے رہیں گے اور ہم آواز ہو کر چیخ ماریں گے ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا ......؟ باوجودیکہ وہ ان کے اس چیخنے کو خوب جانتا ہے ...... فرشتے عرض کریں گے ...... اے ہمارے رب ......! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں ہم جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... ان سب کو بھی داخل کر دو تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے ......

تو صبر کرنے والوں کو خوشی ہو ...... تھڑدلے ...... جزع فزع کرنے والوں کی خرابی ہو وہ اپنی کم ہمتی اور بے صبری سے کیسے اجر و ثواب کو کھوتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو اس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو ...... اور ہمیں اور تم سب کو اس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی سے بچائے ...... جو اس نے مقدر فرمایا ہے ہمیں اور تم سب کو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی محبت و مودت عطا فرمائے ...... جس سے وہ راضی اور خوش ہو۔

ساتواں باب ......زکواۃ نہ دینے والے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ...... و اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ ترجمہ : نماز قائم کرو اور زکواۃ دو ...... فرمان باری تعالیٰ ہے ...... الذین یقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم ترجمہ : مسلمان وہ ہیں جو نماز قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں ...... حقیقتاً یہی لوگ مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس درجے ..... مغفرت ...... اور عزت والا

رزق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم وہ ہے جب نصاب کا مالک ہو اور ...... وہ نصاب بیس مثقال سونا ہے ...... تو وہ نصف مثقال کی زکواۃ دے اور ...... جو چاندی کا مالک ہو تو اس کا نصاب دو سو درہم ہے اس کے اوپر زکواۃ فرض ہے جبکہ اس کے قبضہ میں سال گزر جائے ...... اور جب اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکواۃ لازم ہو جاتی ہے ...... اب اگر وہ زکواۃ نہ دے تو وہ تمام مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں اور خدا کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ...... تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو ...... جس دن جہنم کی آگ میں انہیں غوطہ دیا جائے گا ...... اور اس مال سے ان کی پیشانیوں ...... ان کے پہلو اور ان کی کمر کو داغ دیا جائے گا ...... یہ مال وہ ہے جس کو تم نے اپنی جانوں کے لئے ذخیرہ کر کے رکھا تھا تو چکھو اپنے جمع کئے ہوئے مال کا مزہ ......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جو شخص نصاب زکواۃ کا مالک ہو ...... اور اس نے زکواۃ نہ دی تو اس مال کو قیامت کے دن اژدھے کی صورت میں لایا جائے گا ...... اس کی آنکھوں میں آگ دہکتی ہوگی ..... اور اس کے دانت لوہے کے ہوں گے ...... تو وہ اژدھا مانع زکواۃ کے پیچھے دوڑے گا ...... اور اس سے کہے گا بخیل اپنا سیدھا ہاتھ دے تاکہ اسے کاٹ کر جدا کر دوں ...... مانع زکواۃ بھاگے گا اس سے اژدھا کہے گا ...... گناہوں سے کہاں تو بھاگا تھا ...... پھر اسے پکڑ لے گا اور اس کے ہاتھ کو دانتوں سے قطع کر دے گا اور اسے نگل جائے گا پھر ہاتھ دوبارہ لوٹ آئے گا ...... جیسا کہ پہلے تھا ...... اس کے بعد دوسرا بایاں ہاتھ قطع کر دے گا اور جب بھی اژدھا اپنے دانتوں سے قطع کرے گا وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا کہ موقف میں کھڑے لوگ کانپ جائیں گے ...... اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا ...... ہربار وہ اس کے ہاتھ کو قطع کر کے کھا جائے گا اور وہ ہاتھ دوبارہ نمودار ہو جائے گا۔

یہاں تک کہ وہ اپنے رب کے سامنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں سے کھڑا ہوگا ...... اور اس سے سخت و شدید حساب لیا جائے گا ......اس کے بعد جہنم کی طرف لے جایا جائے گا وہ شخص مال سے پوچھے گا ... تو کون ہے ......؟ وہ کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کی زکواۃ دینے میں بخل کیا تھا ...... میں آج تیرا دشمن ہوں اور میں تجھے ہمیشہ ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا ...... البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دے ...... اور فقراء تجھ سے چشم پوشی کریں

...... تو اسے آگ میں اس کے سر کے بل ڈال دیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ...... نہیں ہے کوئی ایسا جو بکریوں اور گایوں یا اونٹوں کا مالک ہو ...... اور وہ اس کی زکواۃ نہ دے مگر یہ کہ قیامت کے دن وہ اس سے زیادہ قوی ہو کر آئیں گے جبکہ وہ دنیا میں تھے ان کے سروں پر آگ کے سینگ ہوں گے ...... وہ ان سینگوں سے اسے گھائل کریں گے اور ...... اپنے ناخنوں سے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کر دیں گے ...... اور اس کی پیٹھ کو چھیل ڈالیں گے ...... وہ فریاد کرے گا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا ...... اس کے بعد وہ درندے اور بھیڑیے بن جائیں گے اور اسے جہنم میں عذاب دیں گے۔

حکایت ...... ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں جوانی میں جاہل تھا ...... اور زکواۃ نہ دیا کرتا تھا ...... اور میرے پاس اتنی بکریاں تھیں مگر میں ان کی زکواۃ نہ دیتا تھا اتفاق سے ایک دن ایک محتاج آیا ...... اس نے مجھ سے اپنی حاجت و ضرورت بیان کی ...... میں نے اس کو ایک بھیڑ دے دی ...... اس رات میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری تمام بکریاں جمع ہیں ...... اور وہ سب اپنی پیشانیوں سے مجھ پر حملہ کر رہی ہیں ...... اور مجھ پر سینگیں مار رہی ہیں ...... اور میں رو رہا ہوں نہ میں بھاگنے کی قدرت پاتا ہوں اور ...... نہ کوئی فریاد رس ملتا ہے اتنے میں وہ بھیڑ آئی جو میں نے فقیر کو صدقہ میں دی تھی ...... تو وہ جم کر ان کو میرے پاس سے ہٹانے لگی ...... اور وہ بھیڑ ان کو اپنے سینگ مار مار کر مجھ سے ہٹا دیتی ہے ...... مگر وہ بکریاں اپنی تعداد کی کثرت کی بناء پر غالب آ جاتی ہیں کیونکہ وہ اکیلی تھی قریب تھا وہ بکریاں مجھے ہلاک کر دیتیں کہ میں بیدار ہوگیا اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے تھا ...... اس وقت میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بھیڑ کی تعداد کو زیادہ کروں گا ...... میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کر دیں ...... اور میں نے زکواۃ نہ دینے سے توبہ کی ...... اس کے بعد میں نے ان صدقہ کی ہوئی بکریوں سے اور میرے ساتھ غیر صدقہ ہوئی بکریوں کی عداوت کے عجیب مظاہرے دیکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے اپنے مال کی زکواۃ خوش دلی کے ساتھ پوری پوری ادا کر دی اسے آسمان دنیا میں ...... کریم ...... اور دوسرے آسمان میں ...... جواد ...... اور تیسرے آسمان میں ...... مطیع ...... اور چوتھے آسمان میں ...... محفوظ ...... اور ساتویں آسمان میں اپنے تمام گناہوں سے ...... مغفور ...... اور عرش میں ...... حبیب

اللہ ...... کے ناموں سے پکارا جائے گا ...... اور جس نے اپنے مال کی زکواۃ نہ دی اسے آسمان دنیا میں ...... بخیل ...... اور دوسرے میں ...... شحیح ...... اور تیسرے میں ...... ممک ...... اور چوتھے میں ...... مفتون ...... اور پانچویں میں ......عاصی ...... اور چھٹے میں ...... ممنوع ...... یعنی وہ شخص جس سے برکت چھین لی گئی ہو ...... اس کے لئے برکت کا کوئی حصہ نہ مال میں ہو اور نہ نیکی میں اور ساتویں میں ...... مطرود ...... یعنی جس کی نماز مردود ہو قبول نہ کی جائے ...... بلکہ موںھ پر مار دی جائے ...... اسے ان ناموں سے پکارا جائے گا۔

مروی ہے کہ ...... ایک خوبصورت جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا وہ جوان اسی رات دلہن کو بیاہ کے لایا تھا ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ...... وہ جوان آپ کو سلام کرنے آیا ...... اس جوان کو دیکھ کر ملک الموت نے کہا ...... اے داؤد ......! آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے ......؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہاں ...... یہ جوان مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے ...... اس جوان نے اپنے گھر میں داخل ہونے کو اس سے پہلے محبوب نہ جانا کہ میرے پاس آ کے مجھے دیکھے اور سلام کئے بغیر جائے ...... ملک الموت نے کہا اے داؤد ......! اس جوان کی زندگی میں صرف چھ دن باقی ہیں ...... یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت غم ہوا ...... مگر وہ جوان اس دن کے بعد سے سات مہینے تک زندہ رہا اور وہ نہ مرا جب ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے ملک الموت سے پوچھا ...... تم تو کہتے تھے کہ اس جوان کی عمر میں صرف چھ دن باقی ہیں مگر وہ اب تک زندہ ہے ......؟ ملک الموت نے کہا میں نے صحیح کہا تھا لیکن بات یہ ہے کہ جب چھ دن تمام ہوگئے تو میں نے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا ...... تاکہ اس کی روح نکالوں ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...... اے ملک الموت ...... میرے فلاں بندے کو چھوڑ دو ...... کیونکہ وہ شخص جب حضرت داؤد کے پاس سے باہر نکلا اور اس نے ایک لاچار فقیر کو پایا تو اس نے اپنی زکواۃ دے دی اور وہ محتاج اس سے بہت خوش ہوا ...... اور اس نے اس کی درازی عمر کی دعا کی ...... اور کہا کہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق بنے ...... تو میں اس سے خوش ہوگیا ...... اور میں نے اس کے لئے اس چھ دن کو ساٹھ سال تحریر کر دئے اور اس پر دس سال اور بڑھا دیے لہٰذا تم یہ مدت پوری ہونے تک اس جوان کی روح کو نہ قبض کرنا ...... اور میں نے اس کے لئے لکھا ہے کہ وہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہو ...... فسبحان اللہ الکریم الوہاب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... روزانہ آسمان سے بہتر(۷۲) لعنتیں اترتی ہیں ...... جس میں ایک یہود پر اور دوسری نصاریٰ پر اور بقیہ ستر(۷۰) زکواۃ نہ دینے والوں پر پڑتی ہیں۔

ہر وہ شخص جو اپنے مال کی زکواۃ ادا کرتا ہے ...... وہ صاحب مال' رحمان کا حبیب ہے اور جب صاحب مال مرجائے ...... اور وہ مال اس کے وارثوں کے قبضہ میں چلا جائے تو وہ ورثاء اس کی زکواۃ دیں یا نہ دیں فرشتے قیامت تک صاحب مال کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے ...... اور وہ عذاب قبر اور عذاب جہنم سے نجات میں رہے گا ...... اور جنت میں داخل ہوگا۔

اور ہر وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہیں کی گئی ...... وہ مال خبیث ہے اور اس کا مالک بھی خبیث ہے اور اس کا گناہ اس پر برابر بڑھتا رہے گا ...... اور قیامت تک یہ جاری رہے گا اگرچہ وہ مال ایسے وارث کے قبضہ میں بعد کو پہنچ جائے جو اس کی زکوۃ ادا کرتا ہو ...... کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو خوشدلی کے ساتھ اپنے مال کی زکواۃ ادا کرتا ہو ...... مگر یہ کہ وہ مال اس کی گردن میں نور کا ہار بن کر آئے گا اور وہ نور قیامت کے دن مسلمانوں پر روشنی کرے گا ...... یہاں تک کہ وہ اس کے نور میں صراط پر سے گذر جائے گا ...... اور جنت میں لے جائے گا ...... اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے مال کی زکواۃ ادا نہ کرتا ہو ...... مگر یہ کہ وہ مال آگ کا طوق بن کر اس کے گلے میں پڑے گا اگر اس طوق کو دنیا میں ڈالا جاتا تو یقیناً ساری دنیا اس سے جل جاتی ...... اور دنیا کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے ...... اور اس کے دریا خشک ہو جاتے ...... ہم اللہ سے اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں ...... اور اللہ سے قبول و غفران اور جہنم سے نجات کی دعا مانگتے ہیں ...... (آمین)

آٹھواں باب ...... جان کو قتل کرنے والے اور صلہ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... جس نے قصد و ارادہ کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کیا ...... تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ...... اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت اس کے اوپر ہوگی اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا

ہے ...... اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا فرشتے اس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابد الاباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اور ...... وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ...... اور میری شفاعت سے محروم ہوگا ...... اور اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایا اور وہ مرگیا تو فرشتے ابد الاباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اسے گراتے رہیں گے ...... اور خودکشی کرنے والے لوگ ...... آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے ...... اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مرگیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق رہے گا اور ...... وہ اللہ رب العزت کی رحمت سے محروم و مایوس رہے گا اور ...... اگر کسی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے ...... اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اسے ذبح کیا جائے گا ...... تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا ...... اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا پہلے تھا اس کے بعد پھر اسے ذبح کیا جائے گا ...... اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا ...... اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا ...... اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ...... ہم اللہ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں ...... اور یہی حال اس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے ...... جب موودہ یعنی پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا ...... کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا ......؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں ...... اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا ...... اے رب ......! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا ...... اللہ تعالیٰ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا ......؟ سن لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے ...... بجز کسی حق کے ...... اے میرے فرشتوں ......! اس عورت کو داروغہ جہنم مالک کے سپرد کر دو ...... تاکہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کر دے ...... تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھرکتے پکڑ لیں گے ...... کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے ...... پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق و زنجیریں ڈال دیں گے ...... اور مونہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے ...... اور داروغہ جہنم احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا ...... وہ کنواں بہت عمیق ہے ...... اور اس آگ سے

بھرا ہوا ہے جس کا نام ...... "نار الانیار" ہے ...... جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا مونہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے تپنے لگتا ہے اس میں درندے ... بھیڑیے ... سانپ اور ... بچھو ہیں جو معذبین کو ڈستے ہیں اور ...... عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہونگے ...... جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے ...... پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائے گا ...... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے نعوذ باللہ من غضبہ و عقابہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کا قتل کرنا ہے ...... جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔

کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے ...... اگرچہ چڑیا ہی ہو ...... جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتی کہ وہ مرجائے اور اسے بغیر حاجت کے ذبح نہ کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اس کی آواز ہوگی ...... وہ کہے گی اے رب ......! میں سوال کرتی ہوں ...... اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا ...... اور کس لئے مجھے مار ڈالا ......؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... قسم ہے اپنے عزت و جلال کی ......! میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا جا کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا ...... میں ضرور ہر اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو عذاب و اذیت دی ورنہ میں خود ظالم ٹھروں گا ...... جبکہ ظالم سے مظلوم کو پور پورا حق نہ دلاوؤں ...... اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... میں ملک الدیان ہوں ...... میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا ...... قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی ......! کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا اگرچہ ہاتھ کا طمانچہ ہو ...... یا ہاتھ کی مار ہو ...... یا ہاتھ سے ہاتھ مڑوڑنا ہو ...... میں آگ کے سینگوں سے اسے ضرور گھائل کروں گا ...... اور میں اسے لکڑی پر ضرور سولی دوں گا ...... اگر اس نے لکڑی چھوئی ہے ...... اور میں ضرور اسے پتھر پر سولی دوں گا ...... اگر اس نے پتھر سے زخمی کیا ہے ...... اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں ...... تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ...... اللہ کے ساتھ شریک ٹھرانا ہے ...... اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے ...... تو جس طرح میں

اس کی شفاعت نہ کروں گا ...... جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرایا ...... اسی طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کر ہلاک کیا ہے۔

تو جس طرح مشرک مخلد فی النار ہے اسی طرح قاتل نفس بھی مخلد فی النار ہے ...... اور جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے اسی طرح اس کا غضب قاتل نفس پر شدید ہے اور ...... جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے ...... اسی طرح قاتل نفس پر لعنت بھیجتا ہے ...... اور جس طرح قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوگی تو وہ طبقات جہنم پر مارا جائے گا ...... یہاں تک کہ وہ جہنم کے درک اسفل تک دھنس جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے ...... قاتل نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ...... "اور جس نے جان بوجھ کر مسلمانوں کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے" لیکن اگر کسی نے توبہ کرلی تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ...... "اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا ...... اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ ...... اور نہ وہ زانی ہیں ...... اور وہ ایسا کرلیں وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے ...... یہاں تک کہ ...... مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں ...... اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے۔

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (بچہ) کا اسقاط کیا ...... اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ عزوجل کے حضور میں تضرع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرما لے گا ...... کیونکہ اس کا ارشاد ہے ...... اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اور جنین کی دیت (خون بہا) یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت اگرچہ صورت بن چکی ہو ...... ورثاء کے لئے یعنی باپ ... بھائی ... کے لئے چھ سو درہم ...... ان سے اس کی دیت لی جائے گی ...... یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے ...... فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین توبۃ من اللہ و کان اللہ علیما حکیما ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... فانہ من قتل نفسا بغیر نفس (الایہ) ترجمہ : یعنی جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا گویا کہ اس نے تمام انسانوں

کو قتل کیا اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا کہ اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مطلب یہ کہ ایک جان کے قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوتی ہیں تو ان میں سے ہر ایک واجب القتل ہوگا ...... اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا ...... اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت یا سختی کے وقت احسان کیا ...... اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا ...... اور گویا کہ اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

معاشرتی احکام ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اپنی بیویوں ...... اپنے بچوں ...... اور اپنے غلام و باندیوں کے حق میں اچھا سلوک کرتا ہے ...... اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ...... اپنی بیویوں ...... اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ دیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... زکوٰۃ کے بعد بہترین صدقہ وہ درہم ہے جو بندہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچانے کی خاطر اپنے نفس پر خرچ کرے ...... اور وہ درہم افضل ہے جسے اپنی اولاد پر اور اپنے غلام اور باندی پر لوگوں کی طرف حاجت کے لئے ہاتھ پھیلانے کی خاطر خرچ کیا ہے ...... اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس کا اجر ستر گنا تک لکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے حلال روزی کی تلاش میں مشقت کے ساتھ رات بسر کی تاکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچائے تو وہ رات اس کے لئے مغفور ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قبضہ میں جو کچھ ہے اسے لازم ہے کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے ...... یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا ...... یا رسول اللہ ......! میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس نہ بیوی ہے ...... نہ بچے ...... اور نہ میرا خاندان سوائے مرغیوں کے ......؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے ان کے دانے میں ایک دن بھی کمی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں محسنوں میں سے نہ لکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو ...... اور میں تم سب میں سب سے زیادہ اپنی اہل کے لئے بہتر ہوں ...... کریم کے سواء

کوئی عورتوں کے ساتھ عزت و کرم سے پیش نہیں آتا ...... اور لئیم و بدبخت کے سواء کوئی عورتوں کے ساتھ اہانت و ذلت سے پیش نہیں آتا ......؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے مرد سے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز پر ہے اس کے بعد اس کی بیویوں اور غلام و باندیوں پر ہے ان سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حق تعالیٰ اسے بہت حسن جانتا ہے ...... اور عورتوں میں سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا ...... وہ اس کی نماز پر ہے اس کے بعد اس کے شوہر کے حقوق اور اس کے پڑوسیوں کے حقوق پر حساب ہوگا۔

ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ......! میں بدخلق آدمی ہوں ...... میں اپنی بیویوں کو اور اپنے گھر والوں کو اپنی زبان سے ایذاء دیتا ہوں ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اپنے گھر والوں کو ایذاء دینے والوں سے اللہ تعالیٰ عزوجل نہ تو اس کا عذر قبول فرمائے گا ...... اور نہ اس کی نیکیوں میں سے کسی نیکی کو ...... اگرچہ وہ ہمیشہ روزہ دار رہے ...... اور غلاموں کو آزاد کرے ...... اور وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا ...... اسی طرح وہ عورت جو اپنے شوہر کو ایذاء دے ...... تو نہ تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ اس کی کوئی نیکی ...... جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے ...... لہٰذا بھلائی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارو...... کیونکہ حق تبارک و تعالیٰ تم سے ایک دوسرے کے ساتھ قیامت کے دن سوال کرے گا ......؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرد پر واجب ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے ...... اور اس کے ترک پر اسے مارے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ...... کیونکہ وہ تمہاری قیدی ہیں ...... تم نے انہیں اللہ کے عہد و پیمان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال بنایا ہے ...... لہٰذا تم ان کے لئے لباس اور نفقہ کی فراخی رکھو ...... تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزقوں میں فراخی دے ...... اور تمہارے لئے عمروں میں برکت عطا فرمائے ...... جو تم چاہو گے ...... اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کردے گا۔

حکایت ...... منقول ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں حضرت سارہ کے خلق کی شکایت کی ...... اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی ...... میں نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے کیونکہ تمام عورتیں حضرت آدم علیہ

السلام کی سب سے چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں ...... اور پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے ...... اب اگر تم سیدھا کرو گے تو اسے توڑ دو گے لہٰذا اس کی حالت پر صبر کرو اور جیسی کچھ وہ ہے اسے برداشت کرو.... مگر یہ کہ اس کے دین میں کوئی کوتاہی دکھی نہ دیکھو۔

مرد پر بیوی کے حقوق ...... شوہر پر اس کی عورت کے حق کے بارے میں مروی ہے کہ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... مرد پر اس کی اہل ... اور اس کی باندی و غلام کے حقوق میں سے لازم ہے کہ وہ وضو اور اس کی نیت ... تیمم .... غسل حیض ... غسل جنابت ... غسل نفاس ... حکم استحاضہ ... فرائض وضو و نماز ... اس کے سنن و آداب ... اعتقاد اہل سنت ... ترک غیبت و چغلی ... نجاست سے بچنے ... بیہودہ باتوں سے خاموش رہنے ... ذکر و آداب میں مشغول رہنے ... گناہ و بدی سے بچنے کے مسائل سکھائے ...... اگر مرد کا علم ان مسائل کے سکھانے سے قاصر ہے تو وہ دریافت کر کے ان کو سکھائے ...... اور اگر مرد نے ایسا نہ کیا تو عورتیں مرد کی اجازت سے ان مسائل کو معلوم کریں۔

اور مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کو ان جگہوں سے روکے جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا وعظ ہوتا ہو ...... تاکہ وہ اپنے دین کی باتوں کو جانیں اور دخول جہنم سے خود کو بچائیں ...... اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... ہر مرد و عورت پر علم دین اور اس کے فرائض کا حاصل کرنا فرض ہے۔

گھر والوں سے حسن سلوک ...... **فصل :** مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی ... بچوں اور باندی و غلام کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے ...... اور اس پر ان کا کھلانا ... ان کا پہنانا ... اور اپنے دین کی باتوں کا سکھانا لازم ہے ...... اور یہ تمام امور حلال طریقہ سے ادا کرے ...... ان تمام باتوں میں سے کسی بات میں تفریط یعنی کوتاہی اس کے لئے حلال نہیں ہے ...... جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ...... اے ایمان والو ......! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس کے اوپر سخت و شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا انہیں حکم دیا جائے ...... اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ عزوجل نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائے ...... اور جتنے لوگ اس کے گھر میں ہیں ان کو بھی ایسا ہی بچائے جیسا کہ وہ اپنے کو بچائے ...... نبی کریم علیہ التحیتہ و التسلیم نے فرمایا ...... ہر بالا دست اپنے ماتحتوں کے بارے میں قیامت کے دن مسئول ہے ...... یعنی اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے

گا۔

منقول ہے ...... کہ مرد سے اس کی بیوی اور اس کی اولاد کے بارے میں سب سے پہلے جو سوال ہوگا ...... اور وہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے موقف میں ہوں گے ...... یہ ہوگا کہ وہ عرض کریں گے ...... اے ہمارے رب ......! اس مرد کو ہمارے حق کے بارے میں مواخذہ کر' کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دین کی باتیں نہ سکھائیں ...... اور ہمیں حرام روزی کھلاتا تھا ...... اور ہم بے علم تھے تو اسے حرام روزی کے کمانے پر پیٹا جائے گا ...... یہاں تک کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا ...... اس کے بعد انہیں میزان پر لے جایا جائے گا ...... اور فرشتے پہاڑ کی برابر مرد کی نیکیاں لائیں گے ...... تو عیال میں کا ایک شخص بڑھے گا ...... اور وہ کہے گا میرا وزن کم ہے اور وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا ..... پھر دوسرا عیال کا شخص آئے گا وہ بھی اس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کر لے گا ...... غرضیکہ وہ سب اس کی نیکیاں لے جائیں گے ...... پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف منہ کر کے کہے گا ...... میری گردن پر وہ مظالم رہ گئے ہیں جو تمہارے لئے میں نے اٹھائے ...... اور فرشتے کہیں گے ...... یہ وہ ہے جس کے گھر والے اس کی تمام نیکیاں لے گئے ...... اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا ...... لہٰذا واجب ہے کہ حرام سے بچو ...... اور اپنی اہل کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

صلہ رحمی اور قطع رحمی ...... صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... صلہ رحمی رزق میں کشادگی کرتا ...... اور عمر میں اضافہ کرتا ہے چونکہ رحم عرش سے متعلق ہے اور عرش الٰہی پکارتا ہے ...... اے خدا ......! اسے صلہ عطا کر جو میرے ساتھ صلہ جوڑتا ہے ...... اور اسے قطع کر دے جو مجھے قطع کرتا ہے ...... اس پر حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے ...... قسم ہے مجھے اپنے عزو جلال کی ......! میں اسے ضرور صلہ دوں گا جو تیرے ساتھ صلہ جوڑتا ہے ...... اور اسے ضرور قطع کر دوں گا جو تجھ سے قطع کرتا ہے۔

حکایت ...... صالحین بیان کرتے ہیں ...... کہ ایک صالح نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح عجم کا رہنے والا میرا دوست تھا ...... اور مکہ مکرمہ میں رہا کرتا تھا اور ...... طویل رات تک خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا ...... اور بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا ...... اس حال میں کئی برس گذر گئے ...... تو میں نے کچھ سونا اسے امانت میں دیا ...... اور یمن کی طرف سفر کو چلا گیا جب واپس آیا تو معلوم ہوا وہ فوت ہو گیا ہے ...... میں نے اس کی اولاد

سے امانت کے بارے میں پوچھا ...... انہوں نے مجھ سے کہا ...... خدا کی قسم .....! تم جو کہہ رہے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں ..... اور نہ ہمیں اس کا کچھ علم ہے تو میں غمزدہ ہو کر بیٹھ گیا ...... حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ مجھ سے ملے ...... انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے اے بھائی کیوں فکرمند ہے ......؟ میں نے انہیں سارا حال بیان کیا انہوں نے فرمایا ...... جب آدھی رات ہو جائے اور وہ رات جمعہ کی ہو ..... اور مطاف میں کوئی شخص باقی نہ رہے تو رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارنا ...... اے فلاں ...... اب اگر وہ شخص اللہ کے نزدیک صالح اور مقبول ہے تو اس کی روح تم سے بات کرے گی ...... اس لئے کہ تمام مسلمانوں کی روحیں رکن اور مقام کے درمیان اس رات کو جمع ہوتی ہیں ...... وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی ...... تو آدھی رات کے بعد میں رکن و مقام کے درمیان کھڑا ہوا اور زور سے پکارا ...... اے فلاں تو مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا ...... پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بیان کیا ...... انہوں نے سن کر کہا انا للہ و انا الیہ راجعون وہ عجمی اہل نار سے ہوگا تم مررین میں جاؤ ...... وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام "برہوت" ہے ...... اس میں معذبین کی روحیں جمع کی جاتی ہیں اور وہ کنواں جہنم کے مونھ پر ہے ...... تو تم اس کنویں کے گوشہ پر کھڑے ہو کر آدھی رات کے وقت پکارنا ...... اے فلاں تو وہ تم سے بات کرے گا ...... وہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کنویں کے پاس بیٹھ گیا ...... اچانک میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لایا گیا اور ان دونوں کو اس کنویں میں اتارا گیا ہے ...... اور وہ روتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں تو کون ہے ......؟ ایک کہتا ہے کہ فلاں ظالم کی روح ہوں ...... میں بادشاہ کا پہرہ دیا کرتا تھا اور حرام کھاتا تھا ...... اور ملک الموت نے مجھے اس کنویں میں پھینک دیا ...... جس میں مجھے عذاب دیا جاتا ہے ...... اور دوسرے نے کہا میں عبد الملک بن مروان کی روح ہوں ...... میں مرد گنہگار تھا ...... مجھے اس کنویں میں عذاب کے لئے لایا گیا ہے اس کے بعد میں نے دلوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنیں ...... اور شدت خوف سے میرے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہوگئے ...... وہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اس کنویں میں نظر ڈالی اور زور سے پکارا ...... اے فلاں ......! تو اس نے مجھے ضرب و عقوبت کے نیچے سے جواب دیا ...... لبیک (میں موجود ہوں) میں نے کہا اے بھائی ......! میری وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے سپرد کی تھی ...... اس نے کہا وہ امانت فلاں فلاں جگہ فلاں چوکھٹ کے نیچے مدفون ہے ......

میں نے پوچھا ...... اے بھائی ......! کس گناہ میں اس بدبختوں کے مقام میں لائے گئے ہو ......؟ اس نے کہا اپنی بہن کے سبب سے کیونکہ میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی اور مجھ سے دور سرزمین عجم میں رہتی تھی ...... میں اس سے بے نیاز ہو کر اللہ عزوجل کی عبادت اور مکہ مکرمہ کی حاضری میں منہمک ہوگیا ...... اور اتنے عرصہ تک نہ میں نے اس کے کھانے پینے کی فکر کی اور نہ اس کی کچھ پوچھ گچھ کی ...... پھر جب میں مرگیا تو اس قطع رحمی پر میرے رب نے مجھ پر عتاب فرمایا ...... اور اس نے مجھ سے پوچھا تو کیسے اسے بھول گیا ...... وہ برہنہ رہی ... تو کپڑے پہنتا رہا ... وہ بھوکی رہی اور تو پیٹ بھر کر کھاتا رہا ... وہ پیاسی رہی اور تو سیراب رہا ... قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی .....! میں قاطع رحم پر رحم نہ کروں گا لے جاؤ اسے ...... اور برہوت کے کنویں میں ڈال دو ...... تو ملک الموت مجھے یہاں لے آئے ...... اب اس جگہ مجھے عذاب دیا جاتا ہے ...... اے بھائی ...! تم میری بہن کے پاس جاؤ اور ...... مجھے معاف کرنے کی اس سے درخواست کرو اور اس عذاب سے چھٹکارے کی تدبیر کرو ...... ممکن ہے کہ اللہ عزوجل مجھ پر رحم فرمائے ...... اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں قطع رحمی اور اس پر ظلم کرنے کے سوا میرا کوئی گناہ نہیں ہے ...... وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس جگہ پہنچا ...... جہاں اس نے امانت کو مدفون بتایا تھا ...... اور میں نے اسے کھودا اور میں نے تھیلی موجود پائی جس میں میری امانت تھی میں اسے لے کر عجم کے شہروں کی طرف روانہ ہوا ...... اور اس کی بہن کی بابت دریافت کیا اور وہ مجھے ملی ...... میں نے اس سے اول تا آخر سب ماجرا بیان کیا ..... وہ سن کر رونے لگی اور میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے میں اس سے کہا تو وہ اللہ کی جناب میں قلت و حاجت کی شکایت کرنے لگی اس پر میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دیا ...... اور میں اس کے پاس سے چلا آیا لہٰذا ہر مومن کو سزاوار ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... میں نے جنت میں سونے ... موتی ... یاقوت ...... اور زبرجد کے محل دیکھے جس کا ظاہر اس کے باطن سے اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے دکھائی دیتا تھا ..... میں نے پوچھا اے جبریل بھائی ......! یہ منازل کن لوگوں کے ہیں ......؟ انہوں نے بتایا یہ گھر صلہ رحمی کرنے والوں ...... اسلام کے پھیلانے والوں .... نرم گفتگو کرنے والوں ...... کھانا کھلانے والوں ...... یتیموں پر مہربانی کرنے والوں ...... اور جب رات میں لوگ سوتے ہوں تو اس وقت میں نماز پڑھنے والوں کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو عطا فرمایا ...... اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بد خلقی پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا اجر اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کو اس کے شہید ہونے پر عطا فرماتا ہے ...... اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور ناقابل برداشت اسے تکلیفیں دیں ...... اور اسے ایذائیں پہنچائیں تو اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور وہ جہنم میں جائیں گی اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیتوں پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم کا ثواب عطا فرمائے گا...... اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی سب سے زیادہ سچی بات فرماتا ہے۔

جو شخص رحمی قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرے ...... اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے ...... اس کا مال بڑھتا ہے ...... اور اس کا گھر فراخ ہوتا ہے ......اور اس پر سکرات (موت) آسان ہوتی ہے ...... اور جنت کے دروازے اسے پکارتے ہیں کہ ہماری طرف آؤ ......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... قاطع رحم پر رحمت نہیں اترتی ...... ہم اللہ سے محرومی پر پناہ مانگتے ہیں اور ...... اللہ سے قبول و غفران کی دعا کرتے ہیں اور ...... اس سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے امن و امان میں رکھے ...... (آمین)

نواں باب ...... والدین کی نافرمانی کے عذاب میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اگر اللہ عزوجل کے علم میں زبان کے اندر "اف" سے زیادہ سبک اور کمتر لفظ کوئی اور ہوتا تو اللہ عزوجل "اف" کی بجائے اسے استعمال فرماتا (گویا اف سے زیادہ سبک کلام عرب میں دوسرا لفظ ہے ہی نہیں) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ......

اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف و لا تنھرھما و قل لھما قولا کریما (بنی اسرائیل ' رکوع ۳) ...... اگر تیرے سامنے والدین میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف (ہوں) نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا ......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... اگر کلام عرب میں اف سے کمتر لفظ دوسرا ہوتا

تو حق تعالیٰ فلا تقل لھما اف نہ فرماتا ...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ قسمت میں مبالغہ فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... والدین کا نافرمان اگر روزہ رکھے اور نماز پڑھے ...... یہاں تک کہ وہ اس میں منفرد کی مانند بن جائے ...... مگر وہ اس حال میں مرے کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہیں تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر شدید غضبناک ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... والدین کے نافرمان اور ابلیس کے درمیان جہنم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... شب معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا ...... اے بھائی جبرئیل ......! یہ کون لوگ ہیں ......؟ عرض کیا ...... یہ والدین کے نافرمان لوگ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے والدین کو گالی دی ...... تو جہنم میں اس کے سر پر گنتی میں اتنے قطرے گریں گے جتنے زمین پر آسمان سے پانی کے قطرے گرتے ہیں ...... ہم اللہ سے جہنم اور اس کے غضب اور ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتے ہیں جس سے جہنم میں داخل ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج و محن میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں کے عذاب نے مجھے رنج و محن میں ڈالا ...... میں جنت میں تھا وہاں میں مار اور عذاب سے ان کی چیخوں کی آواز سن رہا تھا ...... میں نے ان کے رونے کی آواز سنی ...... میرا دل شفقت سے بھر آیا ...... اور میں نے عرش کے نیچے سجدہ کیا ...... اور اس جگہ ان کی شفاعت کی ...... اللہ رب العزت نے فرمایا ...... اے محمد ......! آپ اپنے سر کو اٹھائیے میں ماں باپ کے نافرمان کو جہنم سے اس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک کہ ان سے ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں ...... اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آگیا ...... اور ان سے بے پرواہ ہوگیا ...... جب واپس آیا تو میں نے ان کی چیخ وپکار اور ان کا رونا سنا تو دوبارہ عرش کے نیچے جا کر سجدہ کیا ...... اللہ عزوجل نے فرمایا ...... اے محمد ......! آپ اپنا سر اٹھائیے اور ...... جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا فرماؤں گا لیکن ماں باپ کے نافرمان کے سواء کیونکہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں ...... پھر میں اپنی جگہ واپس آگیا ...... اور میں نے ان کو بھلا دیا

...... اس کے بعد میں نے پھر ان کی آہ وزاری اور رونا سنا تو میں نے عرض کیا ..... اے خدا .....! مالک' داروغہ جہنم کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کے دروازہ کو کھولے تاکہ میں ان کے عذاب کا معائنہ کروں کیونکہ میں ان کی چیخوں کی آواز سن رہا ہوں ...... رب العزت جل و علیٰ نے فرمایا ...... میں نے اسے حکم دے دیا ہے ...... اس وقت میں مالک کے پاس پہنچا ...... اس نے میرے لئے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق دیکھا ..... اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے ان کی پیٹھوں ...... اور رانوں پر مار رہے ہیں ...... اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو انہیں ڈستے ہیں ...... میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں رونے لگا اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا ...... اور رب العزت نے فرمایا ان کا نکالنا بغیر والدین کی رضامندی کے نہیں ہے ...... اس وقت میں نے عرض کیا اے رب ...... ان کے ماں باپ کہاں ہیں ......؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...... جنت میں اپنی منزلوں میں ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ اعراف میں ہیں اور کچھ لوگ جنۃ الماوی میں ہیں اور کچھ ان کے سواء میں ہیں ...... پھر میں نے عرض کیا ......اے میرے معبود ......! اور اے میرے مالک .....! مجھے پہچان عطا فرما ...... ہر اس شخص کی جس کا والد جنت میں ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے ان کی پہچان عطا فرمائی ...... اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر کہا اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں ...... اور انہیں عذاب دے رہے ہیں ...... میرا دل تو ان کے رونے اور چیخنے چلانے سے بھر گیا ہے ...... یہ سن کر ان کے آباء نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گذرا تھا ...... اور ان کی ماؤں میں سے ایک نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ ......! ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے ...... اس لئے کہ انہوں نے میری اہانت کی ہے اور مجھے گالی دی ہے ...... اور میرا دل پاش پاش کیا ہے ...... وہ دنیا اور مال پر قادر تھا ...... اور میں بھوکی رات گذارتی تھی ...... وہ بیوی کو زرق برق لباس پہناتا تھا ...... اور میں ننگی رہتی تھی اور دوسری نے کہا ......انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عذاب میں رہیں ..... اس لئے کہ میں اگر کوئی ان کی اصلاح حال کی بات کہتی تھی ...... تو وہ مجھے مارتے تھے ...... اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے اور ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے تھے ...... اور جو کچھ بیتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا ہے ...... یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ دنیا گذر چکی ہے اور جو کچھ ہوا وہ بھی گذر چکا ہے ...... اب انہیں معاف کر دو ...... اور ان سے درگذر کرو ...... اس عزت میں کہ میں تمہارے پاس سفارشی ہو کر آیا ہوں ...... اس

وقت اللہ عزوجل نے فرمایا ...... اے میرے حبیب ... اے محمد ......! آپ ان پر گراں بار نہ ہوں ...... قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی ......! میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہیں نکالوں گا جب تک ان کے دل راضی نہ ہو جائیں اس وقت میں نے عرض کیا ...... اے میرے رب ......! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں ...... شاید کہ انہیں ان پر رحم آ جائے ...... تو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جانے کا انہیں حکم دیا ...... تو وہ جہنم کی طرف آئے اور داروغہ جہنم نے ان کے اوپر سے جہنم کے دروازہ کو کھول دیا ...... جب انہوں نے اپنی اولاد کی طرف دیکھا اور ان کے عذاب کو دیکھا تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے ...... خدا کی قسم .....! ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں اور ہر ایک کی مائیں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے لئے چیخ پڑیں اگر وہ والد تھا تو اپنی اولاد کے لئے چیخ پڑا ...... جب اولاد نے اپنے باپوں اور ماؤں کی آوازیں سنیں ...... تو ہر ایک رو کر اپنی ماں سے کہنے لگا ... اے اماں جان ......! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے ...... اے اماں جان .....! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا ...... تو تم اسے برداشت نہ کرتی تھیں ...... اے اماں جان ...... اب تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں ......؟ یہ سن کر ان کے ماں اور باپ سب رونے لگے اور کہنے لگے ...... اے ہمارے حبیب ...... اے محمد ......! ان کے لئے شفاعت کیجئے ...... اللہ رب العزت نے فرمایا میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے اس لئے کہ ان پر میرا قہر و غضب تمہاری وجہ سے ہے ...... تو انہوں نے عرض کیا اے ہمارے معبود ... اے ہمارے مالک ......! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرما ...... اس وقت اللہ عزوجل نے والد و والدہ سے فرمایا ...... کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہوگئے ......؟ انہوں نے عرض کیا ہاں ......! اللہ رب العزت نے فرمایا ہر وہ شخص جس کا والد اس کے نکلنے پر راضی ہو ...... اسے نکال دو ...... اور ہر وہ شخص جس کا والد اسے نکالنا نہ چاہے ...... اسے چھوڑ دو کہ وہ عذاب میں رہے ......جب تک کہ میں جو چاہوں فیصلہ فرماؤں ...... تو انہوں نے ان کو نکال لیا ...... اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے پھر ان پر " نہر الحیوۃ " کا پانی بہایا گیا اور ان کے جسموں پر گوشت ...... جلد اور ..... بال اگے ...... اور وہ جنت میں داخل ہوگئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... میں تمہیں نماز کی اور والدین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں ...... کیونکہ اس سے عمر میں افزونی ہوتی ہے قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ میں میری جان ہے ......! بے شک بندے کی عمر میں اگر تین سال باقی رہ گئے ہیں اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس سال بنا دیتا ہے اور ...... جو اپنے والدین کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے تیس سال کو تین سال یا تین دن کر دیتا ہے اور ..... اہل و عیال اور ...... عزیز و اقارب کے ساتھ احسان کرنے سے ..... عمر میں زیادتی ہوتی ہے .... اور ان پر ظلم کرنے سے عمر اور رزق میں کمی ہوتی ہے ...... اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ غضب فرماتا ہے ...... اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دنیا میں قاطع رحم کو سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک موخر کر دیتا ہے اور اس کی روح برہوت کے کنوؤں میں قید کر دی جاتی ہے جو جہنم کے مونہ پر ہے اور قیامت تک وہیں مقید رہتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ...... اور فرمایا والدین کے نافرمان کو جب اس کی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں ...... اور قیامت کے دن جہنم میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب تین شخصوں پر ہوگا ...... والدین کا نافرمان ...... زانی ...... اور مشرک باللہ۔

حکایت ...... ایک بزرگ فرماتے ہیں ...... کہ ایک رات میں قبرستان گیا ...... میں نے ایک قبر دیکھی اس سے دھواں نکل رہا تھا ...... پھر میں نے اس طرف غور سے دیکھا تو وہ قبر شق ہوئی اور اس سے سیاہ فام عذاب کا فرشتہ نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا ...... جو ایک گدھے کے سر پر اس سے مارتا تھا اور وہ گدھا ...... گدھے کی آواز میں چیختا تھا ...... اس کے بعد وہ گدھا آگ کی زنجیروں کے ساتھ باہر آگیا ...... پھر عذاب کے فرشتہ نے اسے قبر میں داخل کر دیا ...... اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں چلا گیا اور قبر کا شگاف قبر میں بند ہوگیا ...... میں یہ دیکھ کر تعجب میں ہوا اور فکر میں پڑ گیا ...... پھر مجھے ایک عورت ملی میں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ یہ شخص زانی اور شرابی تھا ..... اس کی ماں اس سے جھگڑتی تھی اور ...... اس نے اپنی ماں سے کہا ایسے چیخے جا جیسے گدھا چیختا ہے جب یہ مرگیا تو اللہ نے (ماں کی گستاخی پر) اسے قبر میں گدھے کی صورت کر دیا ...... اور ہر رات عذاب کا فرشتہ اسے اس کی قبر سے نکالتا ہے اور گرز مار کر کہتا ہے اے گدھے چیخ مار ...... اور اسے زنجیر کے ساتھ گھسیٹ کر نکالتا ہے اور پھر اسے قبر میں لے جاتا ہے اس کے بعد قبر اس پر مل جاتی ہے ......

ہم اللہ سے ...... نار سے ...... غضب جبار سے ...... اور عمل اہل نار سے پناہ مانگتے ہیں ...... لہٰذا مسلمان وہی ہے جو سختیوں پر ...... مشقتوں پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے ...... اور قطعیت رحم اور دوری و عذاب سے ڈرتا رہے۔

دسواں باب ...... حرمت غنا و مزامیر و لطف رب قدیر

سید عالم ﷺ نے فرمایا ...... قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائے گا ...... کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو و مزامیر اور باطل سے بچا کے رکھتے تھے ...... تاکہ میں ان کو اپنی حمد اور اپنی ثناء سناؤں ...... اور انہیں خبر دوں کہ ان پر نہ خوف ہے اور نہ غم۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے مزامیر کو باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے ...... بلاشک و شبہہ اللہ عزوجل لیلۃ القدر میں مزامیر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا ...... یاد رہے شبابہ یعنی مونہ سے سیٹی بجانا حرام ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے ...... انہوں نے فرمایا ...... میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے چرواہے کے مزمار کی آواز سنی ...... تو اپنی انگلیوں سے اپنے کان بند کر لئے اور راستہ سے ہٹ گئے اور رفتار میں تیزی کر دی کچھ دیر بعد فرمایا اے نافع ......! مزمار کی آواز آنی بند ہوگئی ......؟ میں نے کہا ہاں ......! تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں ...... اور راستہ پر آگئے ...... اور فرمایا ...... ایسا ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے حضور نے کبھی مزمار یا شبابہ کی آواز نہیں سنی ......

و ما کان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية. اور کعبہ کے پاس کفار کی نماز نہیں ...... مگر سیٹی اور تالی (پ ۹، ع ۱۸)

مفسرین فرماتے ہیں کہ مکاء یہی شبابہ ہے اور تصدیہ تالی بجانا اور گانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ مسجد حرام میں گاتے ...... صفیری ... شبابہ کے ساتھ بجاتے تھے ...... جب مشرکوں کی عید کا دن ہوتا ...... حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی مذمت کی اور ان کے فعل کو برا کہا اور اس فعل پر ان کے لئے عذاب الیم کا خوف دلایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... باجا بجانے والے اور اس کے سننے والے دونوں

ملعون ہیں ...... تو جس نے دنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنت کے مطربات کو کبھی نہ سنے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے ...... حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نو سو مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی وہ مشاہدہ حق کے دن زبور کی تلاوت کریں گے ...... تو اے مسلمانو ......! جنت کی طرب کی خاطر دنیاوی طرب کو چھوڑ دو ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... لھم ما یشائون فیھا ولدینا مزید جنتیوں کے لئے جنت میں جو چاہیں گے ہوگا اور ہماری طرف سے مزید انعام ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں تو موت کو ایک خوبصورت دنبہ کی شکل میں لایا جائے گا اور منادی پکارے گا ..... اے جنتیو ......! چڑھ کے دیکھو ...... تو وہ سب کے سب چڑھ کے دیکھیں گے ...... ان سے پوچھا جائے گا کیا تم جانتا چاہتے ہو کہ یہ کیا ہے ...... وہ کہیں گے ..... کیوں نہیں ...... ان سے کہا جائے گا یہ وہی موت ہے ...... پھر جنت دوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا ...... اور منادی پکارے گا ...... جنتیو ......! جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو اب موت نہیں ہے اور جہنمیو ......! تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہو اب موت نہیں ہے۔

اس وقت دوزخیوں پر بڑی حسرت ہوگی ...... اور وہ روتے ہوئے لوٹیں گے ...... اور اہل جنت بے انتہا خوشی میں ہوں گے ...... اور اپنے اپنے محلوں کی طرف لوٹ جائیں گے ...... پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے حور عین گانے والیوں کو بھیجے گا ...... اور وہ جنت کے باغوں کے سفید موتی کے ایوان میں جس کا طول سو برس کی راہ اور جس کا عرض پچاس برس کی راہ ہوگی بیٹھیں گے ...... اور تمام عورتیں سیدہ فاطمہ الزہرا کے پاس اور مرد نبی کریم ﷺ کے پاس دوسرے ایوان میں ہوں گے ...... اور ان کے لئے مراتب و مسانذ نصب کئے جائیں گے ...... اس کے بعد حور عین آگے بڑھے گی ..... ان کے لئے حمد الٰہی ایسی آواز میں گائے گی کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا ...... اور اس میدان میں درخت ہوں گے اور درخت کی ہر شاخ میں مزامیر ہوں گے ان مزامیر کی تعداد نوے ہوگی اور فرشتے ان درختوں کو حور کے آگے نصب کر دیں گے ...... حق سبحانہ و تعالیٰ حور عین سے فرمائے گا ...... میرے ان بندوں کو گانا سناؤ ...... جنہوں نے دنیا میں میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا ہے ...... اور دنیا میں میرے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے لذت رکھی ہے ...... آج ان کے لئے خوشی اور میرے قرب

کی کرامت ہے ...... غرضیکہ حور عین ان کے لئے حق تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و توحید کے ساتھ گائے گی اور ان مزامیر پر عرش کے نیچے سے ہوا پہنچے گی ...... اور تمام لوگ طرب عظیم اور قرب وصال کی خوشی میں جھومنے ...... اور مسرور ہونے لگیں گے ...... اور فرشتے سونے کی کرسی جس پر سونے سے مراتب کڑھے ہوں گے پیش کریں گے ...... اور اس پر سبز سندس اور استبرق کے ابرے کے گدے ہونگے اور وہ ان کرسیوں پر بیٹھے ہونگے۔

فرشتے کہیں گے حق تعالیٰ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے کہ رقص سے تمہارے اعضاء نہ تھکیں گے ...... یہ بدلہ ہے دنیا میں تمہاری ان مشقتوں کا جو نماز و عبادت میں اٹھاتے تھے ...... ان کرسیوں پر بیٹھو ...... یہ کرسیاں آنکھ کی پلک جھپکنے پر تمہارے ساتھ جھک جائیں گی کیونکہ ان میں روح اور بازو ہیں تو وہ لوگ ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور پلک جھپکنے کی مقدار پر ان کے ساتھ جھومیں گی اور جنت کے گانے خفیف ہوں گے تو ان کا جھومنا بھی خفیف ہوگا ...... اگر پرجوش ہوں گے تو ان کا جھومنا بھی قوی ہوگا ...... اور وہ خوشی سے اپنے وجود سے بے نیاز ہوں گے ...... اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت عطا فرمائے گا اور ان پر نور رحمن سے مزین و مرصع سونے کی پٹی کے ساتھ خلعت ہوگی اور اس پٹی کے وسط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوگا ...... اس خلعت میں حرفوں میں کڑھا ہوگا کہ یہ فلاں بنت فلاں یا فلاں بن فلاں کی خلعت ہے..... جب ان کے جسموں پر خلعت پہنائی جائے گی تو وہ تکبیر و تہلیل کریں گے اور حق تبارک و تعالیٰ ان پر ایک ایک مرد ایک ایک عورت پر سلام فرمائے گا ...... اور ان سے فرمائے گا ..... مرحبا ... اے میرے بندو ... اے میرے اطاعت گذارو ......! میں تم سے راضی ہوگیا تم بھی مجھ سے راضی ہوگئے ......؟ اس پر وہ عرض کریں گے ...... اے ہمارے رب ......! تو ہی حمد و شکر کا مستحق ہے ...... ہم کیوں راضی نہ ہوں گے ...... بلاشبہ تو نے انتہائی کرامت کے ساتھ ہمارا اکرام فرمایا ہے ...... اللہ رب العزت فرمائے گا تم ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہے جن کو میں نے تم پر حرام کیا ...... اس پر عمل کرتے رہے جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ...... میری خاطر سے تم خاموش رہے ...... اور میری خاطر سے تم نے نماز پڑھی اور ...... میری جدائی کے خوف سے روتے رہے ...... اور تم نے میری مخالفت نہیں کی ...... اب قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی ......! میرا خیال ہے کہ اگر میں تم کو جتنا کچھ بھی عطا فرماؤں گا وہ تمہارا پورا پورا اجر نہ دے سکوں گا اے میرے محبوبو ......! اے میرے اطاعت گذارو ......! اے مجھ سے محبت کرنے والو ......! تم اپنے محلوں میں

چلے جاؤ اس کے بعد ان کے لئے محلات کو کھولا جائے گا ...... ہر ایک محل اتنا بڑا ہوگا جس میں ستر ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے سامنے ستر ہزار درخت ہوں گے ...... اور ہر درخت میں ستر ہزار شاخیں ہوں گی ...... ہر شاخ میں ستر ہزار قسم کے پھل ہوں گے ...... ہر پھل کا رنگ خاص ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا ...... ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا ...... اور اس کے پتے چاندی کے ...... ہر پھل چوٹی کے برابر ہوگا ...... اور درختوں کی دونوں صفوں کے درمیان ستر سونے کے تخت ہوں گے ...... ہر تخت کا طول تین سو ہاتھ ہوگا ...... جب وہ اس کا ارادہ کرے گا کہ تخت پر بیٹھے تو وہ کم ہو کر ایک ہاتھ کی برابر نیچا ہو جائے گا اور جب اس پر جم کر بیٹھ جائے گا تو وہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا رہے گا اور اگر دل میں آیا کہ یہ ان کے ساتھ چلے تو وہ جنت کی زمین میں ان کے ساتھ چلے گا اور اگر اس نے چاہا کہ ان کے ساتھ پرواز کرے تو وہ درختوں کے درمیان اڑے گا اور اپنے سروں کے اوپر سے جو پھر کھانا چاہیں گے وہ ٹوٹ کر ان کے پاس آ جائے گا وہ کھائیں گے ...... اور ہر تخت پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے ...... اور سندس و استبرق کے گدے اور گاؤ تکیے ہوں گے ...... اور ہر تخت کے گرد ستر خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا مرصع پیالہ ہوگا ...... جو ستر ہزار موتیوں سے مکمل ہوگا ...... ہر پیالہ میں خاص قسم کا پانی ہوگا ...... اور ولی کے لئے حور عین خدمت گار باندیاں ہونگی ...... ہر حور پر ستر حلے ہوں گے قریب ہوگا کہ ان حلوں کے نور سے آنکھیں چندھیا جائیں اور ستر ہزار قسم کے زیور ہونگے جو زر و جواہر سے مکمل ہونگے اللہ کا ولی جس سے چاہے گا تمتع کرے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... ولھم رزقھم فیھا بکرۃ و عشیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جب صبح کا وقت ہوگا ...... فرشتہ آئے گا اور محل کے دروازہ پر دستک دے گا ...... خادم پوچھے گا کون ہے ......؟ وہ کہے گا ...... میں اللہ کی طرف سے فرشتہ ہوں اور تمہارے سردار مرد یا سردار عورت کے پاس آیا ہوں اور دنیا کی نماز صبح کا ہدیہ لایا ہوں ...... خادم دروازہ کھول دے گا وہ فرشتہ سامنے آ کر ان سے کہے گا ...... رب السلام ...... تمہیں سلام فرماتا ہے ...... اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے تو تم میری طرف اپنی نماز صبح بھیجا کرتے تھے اور میں انکو قبول کیا کرتا تھا ...... میں تمہارے لئے جزاء نہیں خیال کرتا اور یہ ہدیہ ہے جسے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف بھیجا ہے ...... یہ تمہاری نماز صبح کے عوض ہے اس کے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کرے گا اس میں ستر طشتریاں ہوں گی ...... دس سونے کی ... اور دس چاندی کی ... دس

یاقوت کی ... دس زمرد کی ... دس موتی کی .. دس مرجان کی ... دس عقیق کی ... اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا ...... اور اس پر سفید برف کی روئی ہوگی یہ اس قدرت سے ہوں گی جو حق تعالیٰ کسی شئے کے لئے فرماتا ہے ...... ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہونگی اور ایک ...... اور فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ دوسرا خوان نعمت سونے کا ہوگا اس میں اللہ عزوجل کی طرف سے فواکہ ہونگے ...... اور تیجان ...... عقود یعنی (ہار) ...... اساور (کنگن) ...... خلاخیل (پازیب) ...... اور خواتیم (انگشتریاں) ہوں گے ...... اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا ...... اس نگ پر جو انگوٹھے کی انگشتری میں ہوگا ...... اے میرے بندے میں تم سے راضی ہوں ...... اور دوسری کی انگشتری کے نگینہ پر ہوگا ...... تم میرے لئے ہو اور میں تمہارے لئے ...... اور تیسرے نگینہ پر ...... تم میرے قرب سے کبھی نہ اکتاؤ گے ...... اور چوتھے نگینہ پر ...... میرے ٹھرائے ہوئے گھر میں ... میرے قرب کی لذت پاؤ ...... اور پانچویں نگینہ پر ...... تم نے دنیا میں بویا اور تم نے آخرت میں کاٹا ہے ...... اور چھٹے نگینہ پر ...... میرے لئے تم نے جو کیا طویل کیا جبکہ لوگ غافل تھے ...... اور ساتویں نگینہ پر ...... آج تمہارے لئے میرے مشاہدہ کی خوشی ہے ...... اور آٹھویں نگینہ پر ...... یہ بدلہ ہے اس کا چاہیے کہ عمل کرنے والے عمل کریں ...... اور نویں نگینہ پر ...... سلام ہو تم پر بدلہ میں تمہارے صبر کے ... کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے ...... اور دسویں نگینہ پر ...... رب رحیم کی جانب سے سلام کی بات ہے ...... غرضیکہ جبرئیل علیہ السلام ہر جنتی مرد و عورت کو دس انگوٹھیاں اور تین اساور (کنگن) ایک سونے کا ...... ایک چاندی کا ...... اور ایک موتی کا جن میں سبز نور سے ہر کنگن میں لکھا ہوگا ...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... انا اللہ ...... ارفعو الی حوائجکم بلا حاجب و لا وزیر یا عبادی علیھم فادخلوھا خالدین پہنائیں گے ...... اس کے بعد ان کے سروں پر کرامت کے تاج رکھیں گے اور کسی جنتی زیور کے لئے دنیاوی زیور کی مانند بوجھ نہ ہوگا ...... دنیا کے زیور تو شور مچاتے ...... چبھتے اور ...... پرانے ہوتے ہیں ...... مگر جنتی زیور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خفی آواز سے تسبیح کرتے ہیں اور ایسا راگ گاتے ہیں جس سے سننے والوں کو خوشی اور مسرت ہو ...... اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندو ... اور میرے اطاعت گذاروں کو مرحبا ......! اے میرے فرشتو ......! انہیں جنتی نغمے سناؤ ...... فرشتے جائیں گے اور جنتی نغمے سنانے والیوں کو لائیں گے جو حور عین ہیں ...... اور ان کے لئے فرشتے شبابہ یعنی

طاؤس لائیں گے اور درختوں کی شاخوں پر نصب کریں گے ..... ہر درخت کی ہر شاخ میں ستر ہزار مزمار گے عرش کے نیچے سے ہوا چلے گی اور وہ ان مزامیر میں داخل ہوگی اور اس سے ایسے نغمے سنے جائیں گے ...... کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ حور عین سے فرمائے گا ...... میرے بندوں کو نغمہ سناؤ ..... جس طرح انہوں نے میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو دنیا میں بچائے رکھا ..... اور انہوں نے میرے ذکر اور میرے کلام کے سننے سے لذت حاصل کی ...... اب ان کو اپنی آوازوں میں میری حمد و ثناء سناؤ ...... تو ان کے لئے حور عین نغمہ سنائیں گی ...... اور وہ مزامیر ان کے ہم آواز ہونگے ...... یہ لوگ ان کے سننے سے وصال حضرت میں خوش ہو کر مست ہو جائیں گے اور جب وجد سے افاقہ ہوگا اور طرب سے سیری ہو جائے گی تو عرض کریں گے ...... اے ہمارے رب ......! ہم دنیا میں تیرے ذکر اور تیرے کلام عزیز سے محبت رکھتے تھے اللہ عزوجل فرمائے گا ...... ہاں ..... بلاشبہ تمہارے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا جی چاہے گا ...... اور تم یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا ...... اے داؤد ......! وہ عرض کریں گے ...... لبیک .. یا رب العالمین ......! حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... اے داؤد ......! میں تمہیں حکم دیتا ہوں منبر پر کھڑے ہو کر میرے بندوں کو اور میرے محبوبوں کو زبور کی دس سورتیں سناؤ ...... حضرت داؤد منبر پر چڑھیں گے اور زبور کی دس سورتیں پڑھیں گے تو اہل جنت حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے جو جنتی نغمہ سراؤں کی طربیہ آواز سے اعظم ہوگی ..... خوش ہوں گے اور اس خوشی میں وہ مست ہو جائیں گے ...... چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوے مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی ...... جب وہ وجد سے افاقہ میں آئیں گے تو حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ..... اے میرے بندو ......! کیا تم نے اس سے پیاری آواز سنی ہے ......؟ عرض کریں گے واللہ نہیں اے ہمارے رب ......! ہمارے کانوں میں تیرے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے آواز کی مانند کا گذر نہیں ہوا ...... چہ جائیکہ اس سے بہتر و پیاری آواز۔

اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا ...... قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب و پیاری آواز سناؤں گا۔

اے میرے حبیب ......! اے محمد ﷺ منبر پر جلوہ آراء ہو جائیے اور سورہ طٰہٰ اور یاسین کو پڑھیے ...... تو نبی کریم ﷺ تلاوت کریں گے ...... تو آپ کی آواز

مبارک حسن میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے ستر گنا زیادہ ہوگی ...... تو تمام اہل جنت مست ہو جائیں گے ...... اور ان کے نیچے کی کرسیاں اور عرش کی قندیلیں جھومنے لگیں گی ...... اور فرشتے آپ کے حسن صوت سے وجد کرنے لگیں گے اور حور عین اور غلمان و ولدان سب جھومنے لگیں گے ...... غرض جنت میں کوئی چیز باقی نہ رہے گی جو نبی کریم ﷺ کی قرات طٰہٰ و یاسین کے حسن صوت سے مست نہ ہو جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... اے میرے محبوبو ......! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ طیب آواز سنی ہے ......؟ سب عرض کریں گے اے ہمارے رب قسم ہے تیرے عزت و جلال کی ......! جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آواز مبارک سے زیادہ حسین ...... طیب ...... اور شیریں آواز نہیں سنی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی ......! میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب آواز سناؤں گا ...... تو حق سبحانہ و تعالیٰ خود سورہ انعام کو پڑھے گا ...... جب حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی آواز سنیں گے تو طرب و وجد میں ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے اور تمام فرشتے حجاب ...... ستور ...... قصور ...... اشجار ...... حور ...... اور نور کی نہریں مضطرب ہو جائیں گی ...... باغات جھومنے لگیں گے ...... اور کلام عزیز و عقار سے طرب میں تمام اشجار و انہار وجد کرنے لگیں گے ...... جنت وجد میں آ جائے گی اور خوشی سے اس کے ارکان جھومنے لگیں گے ...... اور عرش و کرسی ...... فرشتے ...... روحانیین جنبش میں آ جائیں گے ...... اور جنت اور اس کی ہر چیز محبت و اشتیاق میں وارفتہ ہو جائیں گی۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجابات عظمت کو مکشوف فرمائے گا ...... اور ندا فرمائے گا ...... میں کون ہوں ......؟ سب پیکر جمال عرض کریں گے ......! تو اللہ ہمارے رزق کا مالک ہے اس کے جواب میں اللہ عزوجل فرمائے گا ...... اے میرے بندو ......! میں " السلام " ہوں اور تم " مسلمان " ہو ...... میں " مومن " ہوں اور تم " مومنون " ہو ...... میں " حبیب " ہوں اور تم " محبوب " ہو ...... یہ میرا کلام ہے ...... تو اسے سنو ..... یہ میرا نور ہے تو اسے دیکھو ...... یہ میرا وجہ کریم ہے تو اس کا دیدار کرو ...... اس وقت تمام بندے اللہ عزوجل کے وجہ کریم کی طرف بغیر حجاب و واسطہ کے نظر کریں گے ...... اور جب ان کے چہروں پر حق تعالیٰ کے وجہ کریم کا نور واقع ہوگا تو نور سے ان کے چہرے چمکنے لگیں گے ...... اور تمام بندے عزیز و غفور کے وجہ کریم کی طرف نظر

کے ساتھ متمتع ہوں گے ...... اور تمام مخلوق تین سو سال تک حق سبحانہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نگاہیں جما کر کھڑے رہیں گے ...... اور ان میں سے کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ وجہ کریم کی طرف نظر کی لذت کی شدت سے پلک پر پلک مار سکیں تو وہ اپنی نظر کی لذت سے اس کے جمال میں محو ہوں گے ...... اور ان کی نگاہیں ...... اس کے کمال میں جمی ہوں گی ...... حق سبحانہ و تعالیٰ لذید خطاب کے ساتھ انہیں مخاطب فرمائے گا ...... اور ان سے کہے گا السلام علیکم یا معشر الاحباب تو جتنا چاہو مجھ سے فیضیاب ہو لو اور اپنی سیرابی کر لو ...... آج میں نے تمہارے لئے اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دئے ہیں ...... اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا ...... جس کا پوست سونے کا ہوگا ...... اور اس کے اندر رنگ برنگ حلے ہونگے ...... ایک حلہ سبز ...... ایک حلہ زرد ...... ایک حلہ سفید ...... اور ایک حلہ مختلف رنگوں پر سونے کے ساتھ کڑھا ہوا ہوگا ...... اس کے بعد اپنے حجاب کو پلٹ لے گا ...... اور ان سے فرمائے گا ...... اے میرے بندو ......! اپنی اپنی منزلوں میں چلے جاؤ ...... میں تم سے راضی و خوش ہوں اور میں نے تمہارے حسن کو ستر گنا بڑھا دیا ہے ...... اور تمام مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک ہی مکان ہوگا ...... لیکن مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا ...... یہاں تک کہ ایک دوسرے کے حرم کو نہ دیکھے گا ...... اور تمام مردوں کے لئے جو اعزاز و اکرام کیا گیا اتنا ہی عورتوں کے لئے پورا اعزاز و اکرام کیا گیا اور جب حق تبارک و تعالیٰ تجلی فرمائے گا ...... تو تمام مردوں اور عورتوں کو مشاہدہ ہوگا جس طرح آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ساری مخلوق ایک آن میں اسے دیکھ لیتی ہے ...... اللہ تعالیٰ شبیہ و مثال سے برتر ہے اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کوئی شبیہ ہے اور نہ مثیل ...... اس کے بعد حق تبارک و تعالیٰ فرمائے گا ...... اے میرے فرشتو ......! انہیں سوار کر کے ان راستوں سے لے جاؤ جن راستوں سے لائے تھے ...... تو فرشتے انہیں یاقوت کے گھوڑے پیش کریں گے جن کی کاٹھی بھی سرخ یاقوت کی ہوگی ...... اور ان کے بازو سبز یاقوت کے ...... وہ سبز حلوں سے مکمل ہوں گے ...... حق تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائے گا ...... اے میرے بندو ......! معرفت کے بازار کی سیر کرو تو وہ سیر کریں گے ...... اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے ...... کوئی کہے گا یہ تو اس کا ہے ...... مگر اے بھائی ......! تم جنت کے مکانات میں کس جگہ قیام پذیر ہو ......؟ جواب میں بتائے گا ...... میں جنت میں فلاں جگہ اور فلاں مقام میں مقیم ہوں ...... اس طرح ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے ...... اس کے بعد فرشتے ان سے کہیں گے ...... تم دنیا میں اپنے

بازاروں میں جاتے تھے ...... اگر تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آتی تو وہ تمہارے لئے بغیر قیمت ادا کئے ...... صحیح نہیں ہوتی تھی ...... لیکن تمہارے رب العزت نے تمہارے لئے اس بازار میں ہر چیز رکھی ہے ...... جس چیز کو تم چاہو اسے بغیر قیمت کے لے سکتے ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... پھر وہ مسندوں ...... فرشوں ...... رنگ برنگ گاؤ تکیوں ...... اور قسم قسم کے زیوروں اور حلوں کو دیکھیں گے ...... تو جو بھی جس چیز کو چاہے گا اپنی آنکھ سے اس کی طرف دیکھے گا اور فرشتے اس کے لئے اسے اٹھا کر اس کے پیچھے لے چلیں گے ...... اس کے بعد وہ بنی آدم کی تصویروں پر گزریں گے ...... ہر وہ تصویر جو اس کی آنکھ میں بھلی اور خوبصورت معلوم ہوگی ...... وہ اس کی طرف دیکھتے ہی اس کی مانند ہو جائے گا اور جس صورت کو وہ چاہے گا اور وہ اس کی سیرت اور اس کی زیب و زینت میں اس کی صورت ہو جائے گی ...... اور وہ اپنی صورت میں قدرت الٰہی سے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ...... اس کے بعد وہ نظر کرے گا اور اس بازار میں قسم قسم کے حلے اور بازو پائے گا ...... فرشتے کہیں گے جس طرح بھی جو اڑنا چاہے ...... وہ اس بازوؤں اور حلوں میں سے لے کر پہن کر اڑ سکتا ہے تو وہ پہنیں گے ...... اور ان سے اڑیں گے جہاں وہ چاہیں ...... اس کے بعد وہ اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوں گے اور محلات میں داخل ہو جائیں گے ...... اس وقت ان کی بیوی اپنے شوہر سے کہے گی ...... آج تم کتنے حسین ہو اور تمہارا نور کتنا وافر ہے ...... شوہر اپنی بیوی سے کہے گا آج میں نے رب کے وجہ کریم کو دیکھا ہے اور اس کا نور میرے چہرہ پر واقع ہوا ہے ...... اور تم بھی تو واللہ العظیم ایسی ہی حسین و جمیل ہو ...... اور تمہارے چہرہ کا نور ...... اور تمہارا حسن کتنا عظیم ہے وہ اس سے کہے گی ...... میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے ...... اس پر اپنے رب کا نور واقع ہوا ہے ...... تو ان سب کے چہرے انوار سے چمکتے رہیں گے ...... اور دار القرار میں ان کی نعمتیں دائمی ہوں گی ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ......الذین امنو و عمل الصلحت طوبی لھم و حسن ماب ترجمہ : وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں خوشی یا طوبیٰ ہو کتنی اچھی ٹھرنے کی جگہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں جنت کے محلات پر سایہ فگن ہیں اور جنت میں کوئی محل اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے ...... جس پر اس کی شاخوں میں سے کوئی شاخ سایہ نہ کرتی ہو ...... اور اس کی ہر شاخ ہر اس پھل سے بار آور ہے جتنے دنیا میں پھل تھے اور ہر وہ

کلی جو دنیا میں تھی ...... وہ اس شاخ میں لگی ہوگی ...... مگر یہ کہ وہ دنیاوی پھل سے زیادہ اور بڑا ہوگا ...... اور وہ کلی دنیاوی کلی سے زیادہ حسین ہوگی ...... درخت طوبیٰ میں جو انگور لگے ہوں گے اس کا ہر دانہ ایک ماہ کی مسافت کی لمبائی میں ہوگا ...... اور ہر دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی مانند ہوگا ...... یہ سن کر کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ...... یا رسول اللہ ﷺ! اس انگور کا ایک دانہ میرے لئے اور میرے گھر والوں اور خاندان والوں کے لئے کیا کافی ہوگا ......؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... بے شک اس کا ایک دانہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں اور تمہاری قوم کے دس لوگوں کے لئے کافی ہوگا اور اس میں کھجوریں بھی ہوں گی ...... اور ہر کھجور مشکیزوں کی برابر ہوگی ...... اور ہر دو کھجوروں کو برق شمس اونٹ اٹھائے گا اور بیان میں فرمایا ...... شاخ طوبیٰ میں امرود ...... سیب ...... انار ...... اخروٹ ...... کشمش بھی لگے ہوں گے ...... اور ہر دو پھلوں کا وزن ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہوگا اور درخت طوبیٰ کے وصف کو کوئی نہیں جانتا ...... بجز اس ذات کے جس نے اسے پیدا کیا اور جنت میں ہر مومن کے لئے اس کی ایک شاخ انواع ثمر کے ہر نوع سے بار آور ہوگی ...... حتیٰ کہ اپنی زین کے ساتھ ...... اپنی نکیلوں کے ساتھ اونٹ ...... جواری اور غلماں تک ہوں گے ...... اور اس شاخ میں ہار ...... کنگن ...... انگشتریاں ...... تاج ...... اور زیور ہوں گے ...... اور یہ سب چیزیں شاخ کے پتوں کی جگہ ہوں گی اور جب بھی مومن اس سے ایک حلہ لے گا فوراً اس کی جگہ دو حلے اگ آئیں گے ...... اور اگر ایک کھجور توڑی ہے تو اس کی جگہ دو کھجوریں نکل آئیں گی اور درخت طوبیٰ کے نیچے بہت سے میدان ہوں گے ......اگر سوار اس کے سائے میں چلے تو سو سال تک چلتا رہے اور مسافت ختم نہ ہو ...... اور ان میدانوں میں شراب کی نہریں ...... شہد کی نہریں اور ...... دودھ کی نہریں ہوں گی اور ان نہروں میں مچھلی اور جیستان ہوں گی ...... اس مچھلی کی جلد چاندی کی اور اس کا چھلڑ سونے کی اشرفیوں کی مانند ہوگا ...... اور ان کا گوشت برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا ...... اور وہ بغیر ہڈی اور کانٹے کے ہوگا ...... اور ان نہروں میں سرخ یاقوت کی سواریاں ہوں گی ...... جن میں اولیاء اللہ سوار ہوں گے وہ ان میدانوں میں اپنے قصور سے آئیں گے اور جائیں گے پہلے قصر کی دیوار سبز...... دوسرے قصر کی دیوار زرد ...... تیسرے قصر کی دیوار سرخ ...... اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی ...... اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک رنگ کے محل میں پہنچیں گے چونکہ ہر قصر کا رنگ مختلف ہوگا جیسا کہ بیان کیا

گیا ہے اور جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان قصور کی تعمیر پلٹ جائے گی کوئی سونے کا ...... کوئی کمرہ چاندی کا ...... کوئی کمرہ یاقوت کا ...... اور کوئی کمرہ موتی کا ہو جائے گا ...... اور جب عصر کا وقت ہوگا تو وہ زرد محل اور سفید محل کی طرف جائیں گے ...... یہ محل و قصور اس قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے ...... جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شئے کے لئے فرماتا ہے "ہو جا" تو وہ "ہو جاتی ہے" تو وہ اس رنگ برنگی تبدیلی سے بڑے خوش ہوں گے۔

اور ہر مومن کے لئے جنت میں مساکن ...... دربار اور ...... املاک عظیمہ ہونگی ...... اور اس کا نام اس پر اس کے دروازے پر مکتوب ہوگا ...... اور اس میں اس کے لئے خدمت گار باندیاں اور غلماں ہوں گے اور وہ اس سے تہلیل و تکبیر کے ساتھ ملاقات کریں گے ...... اور اس کے آنے سے خوش ہوں گے ...... اور رضوان آئے گا ...... اور اولیاء کے لئے تخلیہ کرے گا ...... اور ہر ولی کے لئے ایک قبہ ہوگا ...... جس میں دلہن ہوگی اور اس کے جسم پر حلے اور زیور ہوں گے اور وہ ولی سے کہے گی ...... اے اللہ کے ولی ......! تمہاری ملاقات کے لئے میرے شوق نے طول کھینچا ہے ...... اب اسی اللہ کا شکر اور حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ جمع فرمایا ...... اس کے جواب میں وہ ولی مومن کہے گا ...... کہ اے اللہ کی بندی ......! تم مجھے کیسے پہچانتی ہو ......؟ حالانکہ آج کے دن سے پہلے تم نے مجھے دیکھا تک نہیں ...... وہ دلہن کہے گی ...... اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے لئے پیدا فرمایا ...... اور تمہارا نام میرے سینہ پر لکھا ...... اور ان منازل کو تمہارے لئے پیدا فرمایا ...... اور ان کے دروازوں پر تمہارا نام لکھا ...... اور ان تمام باندی اور غلماں کو تمہارے لئے پیدا کیا ...... اور ان کے رخساروں پر تمہارا نام لکھا جو رخسار کے تل سے زیادہ حسین ہے حالانکہ ابھی تم دنیا میں ہی تھے ...... اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرتے ...... نماز پڑھتے ...... اور روزہ رکھتے اور دن و رات کا طویل حصہ عبادت میں گذارتے ...... اور اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر تمہارے پاس لے جائے تو ہم تمہارے پاس پہنچے اور تمہارے حسین و جمیل افعال دیکھے ...... رضوان نے ہم سے کہا یہ تمہارا سرتاج ہے ...... تو ہم نے تمہیں دیکھا اور پہچانا ...... اور جب ہمیں تمہارا اشتیاق ہوتا تو ہم قصور کے دروازوں سے باہر نکل آتے اور ہم رضوان سے کہتے خدا کی قسم ......! ہم اپنے قصور میں نہ جائیں گے جب تک کہ ہمیں ہمارے سرتاج کو نہ دکھا دو ...... تو رضوان ہمیں اٹھا کر دنیا میں لے جاتا ...... اور ہر حور

اپنے سردار کو دیکھ لیتی ...... حالانکہ اسے معلوم بھی نہ ہوتا ...... اگر کوئی حور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھتا دیکھتی تو وہ خوش ہوتی ...... اور وہ اس سے کہتی خدمت گذاری کئے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو ...... کھیتی اگائے جاؤ تاکہ آخرت میں تم اسے کاٹو ...... اے میرے سرتاج ......! اللہ تعالیٰ نے تمہارا درجہ بلند کیا اور تمہاری طاعت کو قبول فرما لیا ہے ...... اپنے رب جلیل کی خدمت گذاری میں فنا ہونے کے بعد اور اپنی عمر کا طویل زمانہ گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جمع کرے گا ...... اور ہم تم سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھے ہیں ...... یہ کہنے کے بعد ہم جنت میں اپنی منزلوں میں واپس آتے رہے اور تم دنیا ہی میں رہے ...... حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی نہ تھا اور دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لئے جنت میں خدام ...... غلماں اور ...... حوریں ہیں ...... اور وہ سب دیکھتے ہیں ...... مگر وہ مومن نہیں جانتا جب وہ خدمت و عبادت میں ان کو پاتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں ...... اور جب وہ اسے غفلت میں پاتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں ...... اس کے بعد وہ ان باغوں کے پھل لائیں گے جو ان کے لئے ہیں۔

ایک اور فرشتہ داخل ہوگا ...... اس کے ساتھ گٹھڑی ہوگی اس میں سونے سے مطلا ایک ہزار حلے ہوں گے ان پر ان کے اسماء عظیمہ لکھے ہوں گے ...... وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ کے ولی ......! ان حلوں کی طرف دیکھو ...... اگر ان کی صورت تمہیں پسند ہے تو فبہا ...... ورنہ میں اس صورت میں اسے بدل دوں گا جس صورت کو تم چاہو گے اور پسند کرو گے۔

اس کے بعد ایک فرشتہ آئے گا ...... اس کے ساتھ انواع و اقسام کے زیور ہوں گے دنیا کے زیور شور مچاتے ...... اور کانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں ...... مگر آخرت کے زیور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور سننے والوں کو اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے ...... یہ دیکھ کر مومن ولی ...... اللہ تعالیٰ کے شکر میں سجدے میں چلا جائے گا ...... اس کے بعد وہ فرشتے جو انہیں لے کر آئے نماز صبح کے ...... نماز ظہر کے ...... نماز عصر کے ...... نماز مغرب کے ...... اور نماز عشاء کے ہدیے پیش کریں گے اس کے بعد تمام مسلمان سینیوں میں اور برتنوں کو فراغت کے بعد جمع کر کے فرشتے کو واپس دیں گے یہ دیکھ کر فرشتہ ہنسے گا اور ...... اس سے کہے گا کہ تم اپنے آپ کو دنیا میں ہوتا گمان کر رہے ہو ......؟ کہ ہدایاء کو کھا جاتے ہو اور برتنوں کو ہدیہ بھیجنے والے کی طرف لوٹا دیتے ہو ......؟ اس لئے کہ دنیا

والے قلیل چیزوں کے مالک ہیں اور وہ اس کے محتاج ہیں ...... وہ تمہارے لئے برتن میں ہدئے بھیجیں ...... اور یہ ہدایاء اور یہ ظروف اس وقت رب عظیم کی جانب سے ہے ...... جو غنی اور ایسا کریم ہے کہ اس کی ملک میں نہ کمی آتی ہے اور نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں ...... وہ رب وہ ہے ...... جو کسی چیز کے لئے فرماتا ہے ...... کہ "ہو جا" تو وہ "ہو جاتی ہے" بلاشبہ ...... یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں ہے ...... تمہارے لئے ہیں اس لئے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف روزانہ پانچ نمازیں بھیجتے تھے ...... اب تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ہر دن و رات میں پانچ ہدیے اس کے بدلے اور جزاء میں حاصل کرو ...... اور جو دنیا میں اللہ عزوجل کی طرف اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فرائض و نوافل بھیجے گا ...... حق تبارک و تعالیٰ بھی اس کے لئے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے ...... اے میرے حبیب ......! جس نے رب کی خدمت کی ...... آخرت میں اس کی خدمت کی جائے گی ...... اور جس نے دنیا میں کھیتی اگائی ...... وہ آخرت میں کھیتی کاٹے گا ...... اور جو دنیا میں رہا ...... خسارہ میں رہا ...... وہ شرمندہ ہوگا۔

ایک صحابیہ عورت نے عرض کیا ...... یا رسول اللہ ......! کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے ......! نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں اندھیرا کبھی نہ ہوگا ...... اور عرش الٰہی جنت کی چھت ہے جس طرح کہ آسمان دنیا کی چھت ہے ......اور عرش نور سے لبریز ہے اور اسے سبز نور ...... اور سرخ نور اور ...... زرد نور اور ...... سفید نور ...... سے پیدا کیا گیا ہے ...... اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا میں تمام نوروں کی زردی ...... سبزی ...... سرخی اور ...... سفیدی متصف ہے ...... اور انوار میں آفتاب کا نور ...... عرش کے نور سے رائی کے دانہ کے برابر ہے ...... لیکن جنت میں دن و رات کی علامت یہ ہے کہ جب دن گذر جاتا ہے اور رات آ جاتی ہے تو قصور کے دروازوں کو بھیڑ دیا جاتا ہے ...... اور پردوں کو لٹکا دیا جاتا ہے اور مومن پردہ نشین حور اور اپنی بیبیوں کے ساتھ تخلیہ میں شب باشی کرتا ہے اور بعض مومنوں کا تخلیہ خدائے غفور و رحیم کے مشاہدہ کے ساتھ ہوتا ہے ...... اور جب طلوع ہوتا ہے ...... تو قصور کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پردے اٹھا دیے جاتے ہیں ...... اور پرندے تسبیح میں چہچہانے لگتے ہیں ...... اور فرشتے انہیں آکر سلام کرتے ہیں اور ...... حق سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے ہدایاء لاتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ان کے بچے اور ان کے بھائی اور عزیز و اقارب ان سے ملاقات کرنے آتے ہیں۔

ہائے افسوس ان لوگوں پر ...... جو نار و جحیم میں داخل ہوں ...... اور ایسی ابدی نعمتوں سے وہ محروم ہوں۔

مومن جب ارادہ کرتا ہے کہ اپنے ساتھی سے ملاقات کرے تو وہ ایسے تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے جو کوندنے والی بجلی سے زیادہ سریع السیر ہے ...... اور جب دوسرے کے دل میں خیال آتا ہے تو وہ اپنے فرس جواد کی مانند تخت پر چلتا ہے ...... تو وہ دونوں جنت کے میدانوں میں ملاقات کرتے ہیں ...... اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ان باغوں کی سیر کر کے خوش ہوتے ہیں بعد ملاقات و سیر ہر ایک اپنے اپنے مکان و قصر میں لوٹ آتا ہے اور ہر قصر میں بڑے بڑے دریچے ہیں ...... اور ہر دریچہ میں ستر دروازے ہیں ...... اور ہر دروازہ میں سونے کے دو پٹ ہیں ...... ہر دروازے پر ایک درخت ہے اس کا تنہ سرخ مرجان کا ہے ...... اس میں ستر ہزار شاخیں ہیں اور ہر شاخ میں ستر ہزار موتی ہیں ...... کوئی انڈے کی مانند ہے کوئی چنے کے برابر ہے ...... اور کوئی اس سے چھوٹا اگر وہ چاہیں تو بڑا لے لیں ...... اور اگر وہ چاہیں تو چھوٹا توڑ لیں اور جو بھی موتی توڑیں گے اس کی جگہ دو موتی نکل آئیں گے ...... اور ایک درخت زمرد بھرا ہوگا اور ایک درخت یاقوت بھرا ...... وہ جو چاہیں لے کر پہنیں ...... اور ان درختوں کے اوپر سبز پرندے ہیں اور ہر پرندہ مثل اونٹ کے ہے ...... وہ ان شاخوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں ...... وہ کہتے ہیں ...... اے اللہ کے ولی ......! جنت کے پھلوں کو کھاؤ اور اس کی نہروں سے سیرابی حاصل کرو ...... سب اپنے ہی ہیں ...... پھر وہ دستر خوان پر قدرت الٰہی سے آگرتے ہیں کچھ حصہ بھنا ہوا ہوتا ہے ...... اور کچھ قلیہ ...... کچھ حصہ شیریں پکا ہوتا ہے ...... اور کچھ ترشہ ...... غرضیکہ مختلف رنگ و ذائقہ ہوتے ہیں تو اس میں سے ہر مومن و مومنات اور حور عین کھاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں رہ جاتی ہیں ...... اس کے بعد وہ ویسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے کہ قدرت الٰہی سے پہلے تھے ...... اور وہ پرندان شاخوں پر اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتے ہیں ...... اور وہ جلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ولیوں کے اشتیاق میں رہتے ہیں کہ کب وہ انہیں پہنیں ...... بلاشبہ یہ تمام قصور و حجر قدرت الٰہی کی وہ صناعی ہے ...... جو وہ کسی چیز کے لئے حکم فرماتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے ...... اس میں نہ قطع ہے اور نہ وصل۔

غرضیکہ ہر مومن ان قصور میں داخل ہوں گے اور وہاں عیش و عشرت کی زندگی گذاریں گے ...... اور ان میں ستر سال رہیں گے اور وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے

رہیں گے اور ایک محل سے دوسرے محل کی طرف اور ایک باغ سے دوسرے باغ کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے ...... اور فردوس کے گھوڑے سرخ یاقوت کے ہیں ...... اور ان کی زینیں سبز زمرد کی ...... ان کے دو بازو سونے کے ہیں اور ان کی راسیں چاندی کی اور ان کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں ...... وہ کہیں گے ...... اے اللہ کے ولی مجھ پر سواری کیجئے ...... اگر تم زمین پر چلنا چاہو گے تو میں زمین پر چلوں گا اور پرواز کرنا چاہو گے تو پرواز کروں گا ...... اور اس میں اسی شان کے ساتھ ناقے بھی ہونگے ...... جب مومن ان گھوڑوں میں سے کسی ایک پر سوار ہوگا تو وہ گھوڑا باقیوں پر فخر کرے گا ...... اور اس کے ساتھ اس کی بیبیوں اور خادموں میں سے جس کو وہ چاہے سوار ہوگا ...... تو وہ ان کے ساتھ ایک ساعت میں ستر سال کی مسافت کی سیر کرے گا ...... اور وسط جنت تک جائے گا اور سونے و موتی کے محل دیکھے گا ...... وہاں جواہرات کے درخت ہونگے جس میں زیورات کے پھل لگے ہوں گے ...... اور اس کے پتے زیور کے ہوں گے ...... اور ان میں کھجوریں ہونگی ...... اور ہر کھجور مشکیزہ کی برابر ہوگی اور وہ شہد سے زیادہ شیریں ہوں گی ...... جب وہ اس کھجور کو کھائیں گے تو اس کی گھٹلی رہ جائے گی اور ہر دانہ کے وسط سے باندی یا غلام نکلے گا ...... اور اس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام لکھا ہوگا ...... جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہوگا ...... وہ کہے گا ...... السلام علیک یا ولی اللہ ......! میرا شوق آپ سے ملاقات کو بہت دراز ہوگیا ...... اس کے بعد ان قصور کے درمیان دودھ کی نہریں اور شہد مصفی کی نہریں دیکھے گا ...... اور ان نہروں پر یاقوت کے قبے ...... موتی کے قبے ...... اور مرجان کے قبے ہوں گے ...... اور ان میں کثرت کے ساتھ خدام اور حور و ولدان ہوں گے ...... وہ سب کے سب کہیں گے ...... اے اللہ کے ولی ......! تم سے ملاقات کا شوق عرصہ دراز سے تھا ...... تو وہ مومن ان نعمتوں اور لذتوں میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرے گا ...... مرد عورت کے جمال سے اور عورت مرد کے جمال سے لطف اندوز ہوں گے ...... مرد کا نام ... عورت کے سینے پر اور عورت کا نام ... مرد کے سینہ پر تل سے زیادہ حسین مکتوب ہوگا ...... مرد اپنی صورت کو عورت کی صورت کے نور میں اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گا اور عورت اپنی صورت مرد کی صورت کے نور اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گی ...... یہ ان انوار کی کثرت کی وجہ سے ہے جو ان پر ہیں ...... وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کے رب کی طرف سے ہدایا ان کے پاس آئیں گے ...... اور وہ کہیں گے ...... السلام علیکم یا اولیاء اللہ ......! یہ سب ہدیے تمہارے رب کی طرف سے

ہیں ...... السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار تم پر سلام ہو بدلہ اس کا جو تم نے صبر کیا ...... کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے ...... تو ان خوانوں کو خدام اٹھائیں گے ...... ان میں بعض خوان موتی کے ہوں گے ...... بعض خوان یاقوت کے اور بعض سونے کے اور ان کے اندر ظروف ہوں گے ...... جن میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے ...... و لحم طیر مما یشتھون اور پرند کا گوشت جس طرح تم چاہو ...... ان خوانوں کے اوپر جڑے ہوئے موتیوں کے سبز رومال ہوں گے اور وہ اس کی بیوی مل کر ان کھانوں کو کھائیں گے ...... اس لئے نصف ہدیہ اس کا ہے اور نصف اس کی بیوی کا ...... یہ جزاء ہے ان مجاہدوں کی جو اللہ عزوجل کی طاعت میں انھوں نے کی ...... اور وہ اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے ...... اور وہ ولی اور اس کی بیوی و حور و ولدان اور خدام کے لئے کافی ہوگا ...... وہ خوان نعمت نہ کم ہوں گے اور نہ تغیر واقع ہوگا ...... اور وہ پرندے ان کے سروں پر شاخوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ساتھ ایسی خوش آوازی کے ساتھ نغمہ سنائیں گے کہ وہ خوشی سے وجد میں آ جائیں گے ...... اور کسی سننے والے نے اس سے احسن نہ سنا ہوگا ...... اور ان کے دائیں اور بائیں فرشتے باتیں کرتے ہوں گے ...... اور ان کے رب کی بشارتوں کی خوش خبری سناتے ہوں گے۔

اور جب وہ کھائیں گے تو ان کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا اور جب وہ سیر ہو جائیں گے تو نہ پیشاب آئے گا اور نہ رفع حاجت کی ضرورت ہوگی ...... بلکہ جب سیر ہوں گے تو مشک سے زیادہ خوشبودار پسینہ آئے گا ...... جس کو وہ زیورات چوس لیں گے ...... نہ ان کے لباس پرانے ہوں گے اور نہ ان کی جوانی فنا ہوگی ...... اور نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی ...... بلکہ وہ ابد الابدین تک دائمی ہوں گی۔

اس کے بعد حق تبارک و تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لئے کسی کو ہر جمعہ ایک مرتبہ یاد فرمائے گا ...... اور کسی کو سال میں ایک مرتبہ ...... اور کسی کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ ...... اور کسی کو ہر تین سال میں ایک مرتبہ بلائے گا ...... اور کچھ لوگ ہوں گے جن کو ساری مدت میں ایک ہی مرتبہ دیدار نصیب ہوگا ...... یہ فرق ان کی ان منزلتوں کے اعتبار سے ہے ...... جو بارگاہ الٰہی میں ہیں ...... جیسی انہوں نے دنیا میں حق سے محبت و خدمت گذاری کی ہوگی۔

اب رہے وہ لوگ جن کو ہر جمعہ دیدار الٰہی سے مشرف کیا جائے گا ...... وہ ہیں جنہوں نے اپنی جوانیوں کو چکنا چور کیا ...... اور بالغ ہونے کے بعد سے دنیا سے رخصت ہونے کے

وقت تک اپنی عمروں کو رب کی طاعت میں ...... خدمت میں فنا کر دیا ...... اور وہ لوگ جن کو ہر مہینہ ایک مرتبہ مشاہدہ ہوگا ...... یہ وہ لوگ ہوں گے ...... جنہوں نے اپنے رب کی طاعت کی مگر ان میں جوانی کی رمق موجود رہی ...... اور وہ لوگ جن کو سال میں ایک مرتبہ دیدار ہوگا ...... وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے رب کی طاعت و خدمت گزاری کی ...... اور وہ لوگ جو اپنے رب کا دیدار ساری مدت میں صرف ایک مرتبہ کریں گے ...... ان میں کچھ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی ساری عمر کو معاصی میں غرق و فنا کر دیا ...... اپنے رب سے انہوں نے محبت نہ رکھی ...... مگر جب توبہ کی تو وہ رب سے غافل نہ رہے ...... مگر ایسے لوگ اہل جنت میں کم سے کم درجے کے ہیں۔

تو اے بندگان خدا ......! اپنی جوانی کے دنوں میں اطاعت کی طرف سبقت کرو ...... اور اپنے رب کے دیدار کے شوق میں اس کی خدمت و طاعت بجا لاؤ ...... اس لئے کہ اس کے لئے ایک دن ہے حق تبارک و تعالیٰ اپنے اولیاء کو اس دن تجلی سے سرفراز فرمائے گا ...... اور اس کے دیدار سے مشرف ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ جب جمعہ کا دن ہوگا ...... اہل جنت میں اس دن کا نام "یوم المزید" ہے ...... تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور سے قصور کے دروازہ کی طرف سیب بھیجے گا ہر ولی کو ایک ایک سیب سلام عرض کرے گے ...... جب ولی اس سیب کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا تو فورا اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے ...... اور اس کے وسط سے ایک حور نکلے گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا جس پر مہر لگی ہوگی ...... وہ حور کہے گی ...... "السلام" تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے ...... یہ اس کا خط تمہارے نام ہے تو وہ اسے کھولے گا ...... اس میں لکھا دیکھے گا ...... یہ خط اللہ عزیز و علیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے بیشک میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق ہوں تو تم میری ملاقات کو آؤ ...... اگر تم مجھ سے ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہو ...... وہ ولی یہ دیکھ کر کہے گا کہ ...... میں کس لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں پوچھے یہ تو سراسر حق سبحانہ و تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے ...... جبکہ میرا آقا و مولی میرا مشتاق ہے تو میں اس کے حضور میں حاضری کا بہت زیادہ مشتاق ہوں ...... پھر تمام نجبا ...... مرد اور تمام پردہ نشین عورتیں ...... سوار ہوں گی اور تمام مرد سید عالم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور اور ...... تمام عورتیں سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہونگے ...... اور نبی کریم ﷺ براق پر سوار ہوں گے ...... اور لواء الحمد لہرایا جائے گا وہ علم چار ہزار سبز سندس کے پھریروں کا ہوگا ...... اور اس پر نوری خط سے

اور مرد نبی کریم ﷺ کے جلو میں ...... اور وہ سب ایسے میدان میں ٹھریں گے جس کی مٹی مشک کی ہوگی ...... اس کا نام " خطیرۃ القدس " ہے اس میدان میں بکثرت کرسیاں یاقوت کی نصب ہوں گی اور کچھ کرسیاں سونے سے اور کچھ چاندی سے ...... اور ان کرسیوں کے اوپر سبز مراتب ہوں گے اور یہ تمام کرسیاں نور کی ہوں گی ...... پھر فرشتے ان کے ہاتھ تھام کر ہر ایک کو ان کے مرتبے کے مطابق بٹھائیں گے ...... اور بکثرت حضرات ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور کچھ مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے ...... جیسی بھی ان کی منزلت اور ان کا درجہ بارگاہ رب العزت میں ہوگا۔

اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت پر جلوہ گر ہو کر سلام سے سرفراز فرمائے گا ...... تمام نیک بیبیاں سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے ہوں گی ...... ان کے لئے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہوں گی ...... ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے ..... آمین ...... اور حق سبحانہ و تعالیٰ ایک ایک مرد اور عورت کے پاس تجلی فرما کر ان کو سلام سے سرفراز فرمائے گا ...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندوں ... میرے ولیوں ... میرے طاعت گذاروں ... میرے خدمت گذاروں ... اور مجھ سے محبت رکھنے والوں .. تم کو مرحبا ... اے میرے فرشتوں ......! ان کی ضیافت کرو ...... تو فرشتے ان کے لئے موتیوں کے خوان لائیں گے ...... ان میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے ...... جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں گے ...... تو حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندوں کو مرحبا ......! اے میرے فرشتو ......! اب انھیں پلاؤ ...... تو فرشتے سونے کے پیالے پیش کریں گے ...... جو سرخ یاقوت سے مکمل ہوں گے ...... اور پیالہ میں شراب طہور کی قسم سے ہوگا ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ...... وسقا هم ربهم شرابا طهورا ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا ...... تو ان میں سے ہر ایک ایک پیالہ لے گا ...... اور اس سے شراب طہور نوش کرے گا ...... یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائیں گے وہ پیالہ عرض کرے گا ...... اے اللہ کے ولی ......! اگر تم نے مجھ سے دودھ نوش فرمایا ہے ...... تو اب مجھ سے شراب طہور نوش کیجئے ...... اور اگر تم نے مجھ سے شراب طہور نوش کیا ہے ..... تو اب شہد مصفٰی نوش کیجئے ...... تو وہ اس سے اتنا پیئیں گے کہ سیراب ہو جائیں گے ...... اس کے بعد فرشتے کہیں گے ..... ہمارے رب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس پیالہ سے انواع و اقسام کی شراب طہور پلائیں ...... جو ستر

مکتوب ہوگا ...... امته مذنبته و رب غفور یہ امت گنہگار ہے اور رب بخشنہار ہے ...... اس علم کو نوری عمود پر باندھیں گے اور فرشتے نبی کریم ﷺ کے سر اقدس پر لہرائیں گے۔

اس کے بعد امت محمدیہ علیہ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کے سادات کرام اس کے پیچھے چلے چلیں گے ...... یہ عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگا ...... ان کے ہاتھوں میں " رایات الوصال " یعنی قرب و وصل کے جھنڈے ہوں گے ...... اور وہ سب اس شان سے روانہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے قصر کی طرف آئیں گے ...... حضرت آدم پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں ......؟ فرشتے کہیں گے ...... یہ آپ کے فرزند جلیل الشان محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امت اخیار ہے ...... اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ...... اے میرے حبیب اے محمد ......! ٹھریئے میں حاضر ہوتا ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے ...... تو حضرت آدم علیہ السلام آئیں گے اور ان کی اولاد میں سے حضرت شیث ...... ہابیل ...... ادریس اور صالحین گھوڑوں پر سوار ہوں گے ...... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلیں گے ...... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام گھوڑوں کے ہنہنانے اور فرشتوں کے پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز سنیں گے تو پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں ......؟ فرشتے کہیں گے یہ آپ کے بھائی محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں ...... یہ سن کر وہ عرض کریں گے اے حبیب اے محمد ......! ٹھریئے میں بھی چلتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے ...... تو موسیٰ علیہ السلام مع اپنی قوم کے صالح بندوں کے ساتھ روانہ ہوں گے ...... اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے ...... یہ کیسا شور ہے ......؟ فرشتے کہیں گے ...... یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سواری ہے ...... اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے ...... یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قصر سے باہر آئیں گے اور عرض کریں گے ...... اے میرے حبیب اے محمد ......! انتظار فرمایئے ...... میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں مجھے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے ...... اس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے آقا سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے " لواء الحمد " کے نیچے مشاہدہ باری تعالیٰ کی طرف چلیں گے ...... مرد گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور عورتیں ہودج پر ہوں گی ...... اور جب منزل مقصود پر پہنچیں گے تو فرشتے عورتوں کو سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچا دیں گے

رنگوں میں ہے ...... اور ہر رنگ دوسرے سے لذیذ تر ہے ...... جب وہ خوب سیر ہو جائیں گے تو حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندو ... میرے طاعت گزارو ... میری خدمت بجا لانے والو ... اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا .. اے میرے فرشتو ......! فواکہ سے ان کی تواضع کرو ...... تو فرشتے سونے کے طباقوں میں انہیں پیش کریں گے ...... ان میں رنگا رنگ کے پھل ہوں گے ...... جب وہ کھا چکیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا ...... میرے بندوں .... میرے طاعت گزاروں ... اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا ... اے میرے فرشتو ... انھیں خوشبو میں بساؤ ...... تو فرشتے عرش کے نیچے سے سفید مشک اذفر لے کر انھیں پیش کریں گے اور ...... وہ انھیں ملیں گے ...... اس کے بعد حق تبارک و تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندوں اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا ...... اے میرے فرشتو ......! انھیں خلعت پہناؤ ...... تو فرشتے سبز... سرخ ... زرد اور .... سفید خلعتیں ایسے نور رحمن سے چمکتی ہوئیں ..... کہ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ فرماتا تو اس خلعت کے نور سے ان کی آنکھوں کا نور یقیناً جاتا رہتا ...... ان کو لے کر ہر ایک کو خلعت پہنائیں گے ...... اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ...... میرے بندوں ... میرے طاعت گزاروں ... اور مجھ سے محبت رکھنے والوں .... کو مرحبا ... اے میرے فرشتو ......! انھیں زیور پہناؤ ...... تو وہ بڑھ کر انھیں ہر قسم کے زیور پہنائیں گے۔

اور حدیث پاک میں حوروں کو ان کے آقاؤں پر روکے جانے اور انہیں ان کے تمام احوال سے باخبر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک خود اپنی ساتھی حور سے پوچھے گی ...... کہ تم نے اپنے آقا کو کس عمل پر قائم پایا ہے ......؟ وہ جواب میں کہے گی ...... میں نے انہیں نماز پڑھتے ...... روتے اور ...... بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے پایا ہے ...... اور دوسری حور کہے گی میں نے اپنے سردار کو سوتے ہوئے پایا ہے ...... دوسری کہے گی میرا آقا تو کثیر مجاہدہ میں ہے ...... اور تمہارا آقا کثیر غفلت میں ہے ...... غالبا تم بھی میرے آقا کی میراث بن جاؤ گی ...... وہ حور اس سے کہے گی حاشا اللہ ......! میرا آقا مجھ سے جدا ہو ...... اللہ عزوجل ہمارے اور اس کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالے ...... ورنہ میں محروموں میں سے ہوں گی۔

اب اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے کوتاہی اور روگردانی کرتا ہے اور معصیت میں گر پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ قصور سے ان کا نام مٹا دیتا ہے ...... اور دوسرے اہل جنت اس کے منازل اور اس کے خدام کے حقدار ہو جاتے ہیں ...... اور اگر بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی

طاعت پر قائم رہتا ہے تو وہ ابدی نعمتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

تو اے اللہ کے بندو ......! باب حق کو مضبوطی سے تھام لو ...... اور توبہ کو تازہ بہ تازہ کرتے رہو ...... تاکہ احباب کی ملاقات کے ساتھ جنتیوں میں بہرہ ور ہو سکو ...... و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و الماب .... و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و سلم تسلیما کثیرا ......الی یوم الدین و الحمد للہ رب العالمین

تمت

غور طلب باتیں

- عمدہ لباس کے شوقین! کفن کو بھی یاد رکھ۔
- عمدہ مکان کے شیدائی! قبر کا گڑھا مت بھول۔
- عمدہ غذاؤں کے دلدادہ! قبر کے کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا بھی یاد رکھ۔
- جھوٹ' فریب' دھوکہ اور مکاری سے ناجائز مال جمع کرنے والے انسان! عنقریب یہ مال تجھے سانپ' بچھو بن کر ڈسے گا۔
- شیطانی کاموں پر جھومنے والے انسان! موت کا جھٹکا تمہارے کالے کرتوتوں پر پانی پھیر دے گا۔
- جو نیکی مفت میں مل رہی ہے حاصل کرو ورنہ کل قیامت کے دن ندامت اور رسوائی ہوگی۔
- دنیا کے عارضی گھر سجانے والے! قبر کے ابدی گھر کی فکر کرو۔
- سیٹھ کے حساب لینے پر گھبرانے والے انسان! خدا قیامت کے دن ایک ایک سانس کا حساب لے گا ہوش کر۔
- دنیا کی رونق میں گم ہونے والے انسان! اندھیری قبر کے لئے ایمان کی روشنی تلاش کر۔
- سینکڑوں میتوں کو اپنے کاندھے پر رکھ کر قبر کے سپرد کرنے والے انسان! کل تیری میت بھی قبر کے سپرد ہونے والی ہے ہوش کر۔

امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قومیں عشق ہی سے زندہ رہتی ہیں۔ ملت مسلمہ بھی عشق ہی سے زندہ ہوئی۔ عشق ہی سے زندہ رہی۔ عشق ہی سے زندہ رہے گی۔ عشق جتنا محکم ہوگا' زندگی اتنی پائندہ ہوگی۔ احمد رضا محبت کی موت کو ملت کی موت سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے محبت کی خاطر ملک گیر تحریک چلائی۔ دلوں کو مرنے نہ دیا۔ زندہ رکھا۔ اس کو معلوم تھا عشق و محبت نے صحابہ کو سرفراز کیا۔ وہ عشق مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ ساتھ علم مصطفےٰ ﷺ کا بھی پرچارک تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ دنیا جہاں کے علوم قرآن میں ہیں' قرآن سینۂ مصطفےٰ میں' تو پھر سینۂ مصطفےٰ میں دنیا جہاں کے علوم کیوں نہیں؟ اس کے نزدیک علوم ما کان و ما یکون سے باخبری حضور ﷺ کی نبوت کا سب سے بڑا امتیاز ہے۔ ڈاکٹر اقبال بھی احمد رضا کی تائید کرتے ہیں اور علوم غیبیہ کو نبوت کا امتیاز خاص قرار دیتے ہیں۔

احمد رضا کے پیش نظر شریعت مصطفوی تھی۔ دوست یا دشمن جس نے بھی شریعت کے خلاف قدم اٹھایا' اس نے سخت گرفت کی اور پوری قوت سے اس کی مزاحمت کی۔ اس کے سامنے شخصیات نہیں بلکہ شریعت تھی۔ اس نے شریعت کو پیمانہ بنایا۔ یہی اس کی فکر کا امتیاز خاص ہے۔

احمد رضا کی اصلاحی مہم کو بعض حضرات تکفیری مہم قرار دیتے ہیں اور اپنے اکابر کے نام گنواتے ہیں' احمد رضا نے جن کی تکفیر کی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چند دماغ والوں نے اسلام کا ایسا معیار پیش کیا جس سے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں غریب و غرباء کافر قرار پائے۔ فدایان رسول ﷺ جن کو حضور ﷺ نے اپنا بنا لیا تھا۔ ان دماغ والوں نے ان کو کافر قرار دے کر کفر و شرک کا الزام لگا کر ان کو شہید کرایا' ان کے گھروں کو پامال کیا' ان کے مال و دولت کو لوٹا' ان کی عورتوں کو حلال جانا اور ہر وہ کام کیا جو ایک مسلمان ایک کافر حربی کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ داستان خونچکاں نہ سناؤ۔ دامن کے داغ نہ دکھاؤ' بھول جاؤ' جو کچھ ہونا تھا ہوچکا' دست قاتل کو بوسہ دو' قاتلوں اور ان کے ہم نواؤں کو برا نہ کہو' حالانکہ مقتول کے دامن پر پڑی ہوئی خون کی چھینٹیں قاتل کی سفاکی کا پتہ دیتی ہیں۔ اللہ اللہ! یہ کون سی بستی ہے جہاں کا دستور ہی نرالا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احمد رضا نے خواص کی گرفت کی اور صالح و دیندار عوام کو انکی تلواروں

اور ان کے غلط فتووں سے محفوظ رکھا۔ احمد رضا نے جن جن کی تکفیر کی ان کے دامن بے داغ نہ تھے۔ بلکہ خود ان کے معتقدین نے اعتراف کیا کہ عبارات کا وہ مفہوم لیا جائے جو احمد رضا نے لیا تو یقیناً کفر عائد ہوتا ہے۔ اصل میں مجرم بنایا نہیں جاتا۔ وہ تو اپنے فعل سے مجرم بنتا ہے' اور جج کا کام یہ ہے کہ وہ جرم کی نشاندہی کرے اور حکم لگائے۔ یہی کفر و شرک کا حال ہے۔ کوئی بھی شخص خود اپنے قول و فعل سے کافر و مشرک بنتا ہے' کسی کے کافر کہہ دینے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ مگر اس کے کفر کی نشاندہی اور اس کے کفر کا اعلان وہی کرسکتا ہے جو نبض کفر پہچانتا ہو۔ ہر کس و ناکس فتویٰ نہیں لگا سکتا۔

حقیقت میں احمد رضا کی تنقیدات و تعاقبات نے فتنوں کو دبایا اور عقیدوں کو سدھارا' احمد رضا کے ہر فکر میں جان ہے' ہر فیصلے میں وزن ہے۔ احمد رضا نے ایسے فکر کی تعمیر کی جو اسلام سے مانوس تھا۔ جبکہ ان کے مخالفین نے ایسے فکر کی تعمیر کی جو کفر سے مانوس اور اس کا دمساز تھا۔ احمد رضا کو یہ شکایت تھی کہ ان کے مخالفین حضور ﷺ کی جناب میں گستاخیاں کیوں کرتے ہیں۔ جبکہ مخالفین کو یہ شکایت تھی کہ احمد رضا ان کی اور ان کے اکابرین کی مخالفت کیوں کرتے ہیں حالانکہ ان مخالفین کی عبارات دیکھ کر یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ کون حق پر ہے۔

احمد رضا نے کسی جماعت سے ہٹ کر کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا۔ ان کی محققانہ تصانیف دیکھئے وہ وہی بات کہتے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ سچی سچی باتیں کہتے ہیں۔ کاٹ چھانٹ نہیں کرتے۔ کچھ دکھاتے اور کچھ چھپاتے نہیں۔ قرآن و حدیث سے تو اور بھی کہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ وہ اپنی بات کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور احمد رضا صرف قرآن و حدیث کی باتیں کرتا ہے۔ اپنے من کی باتیں اس میں نہیں ملاتا۔ خوب غور کریں۔ معلوم ہوگا کہ جس وقت سواد اعظم انتشار کا شکار تھا۔ ملت کو گروہوں میں بانٹا جارہا تھا۔ احمد رضا وہ مرد مجاہد تھا۔ جس نے ملت کو پارہ پارہ ہونے اور ٹکڑیوں میں بٹنے سے بچایا۔ اور صداقتوں کو آشکارا کیا۔ یہ ستم ظریفی ہے کہ جس نے گروہ بندی کے خلاف جہاد عظیم کیا اس کو فرقہ پرست اور فرقہ بند کہا گیا۔ احمد رضا نے وہی عقائد و افکار پیش کئے جو ہر زمانے اور ہر عہد میں پیش کئے گئے۔ وہ عقائد و افکار جو دور غلامی کی یادگار نہ تھے' بلکہ دور آزادی کی یادگار تھے۔

وہ عرب و عجم کے مشہور مصنف تھے۔ احمد رضا کا اضطراب' فطری اضطراب تھا۔ کیونکہ ہر

نیا فرقہ سواد اعظم اہلسنّت سے ہی افرادی قوت حاصل کر رہا تھا' اس کے اپنے پاس کیا تھا؟ احمد رضا نے وہی بات کہی اور وہی پیغام دیا جو صدیوں سے دیا جارہا تھا۔ جس کو بھولنے والے بھول گئے تھے۔ جس کو بھلانے والے بھلا رہے تھے۔ احمد رضا نے بھولی باتوں کو یاد دلایا اور بتایا ہمارے اسلاف کس طرح سوچتے تھے اور وہ کس طرح عمل کرتے تھے۔ ان کی سوچ کا انداز کیا تھا۔ ان کے عمل کا انداز کیا تھا۔ احمد رضا نے آفاقیت کے لئے کوشش کی۔ گو ان کا آفاقی پیغام "بریلویت" کے نام سے جانا پہچانا گیا۔ یہ اس لئے کہ احمد رضا اہلسنّت کا نشان بن گئے۔ احمد رضا اہل سنت کی علامت بن گئے۔ احمد رضا "بریلی" کے رہنے والے تھے اس لئے ان کے آفاقی پیغام کو بریلی سے نسبت دی جانے لگی اور "بریلوی" سے تعبیر کیا جانے لگا۔ دنیا میں ،ھوں کروڑوں ایسے سنی بستے ہیں جو "بریلویت" کی اصطلاح تک سے واقف نہیں مگر عقائد وہی رکھتے ہیں جن کی تبلیغ و اشاعت احمد رضا نے کی۔ پاک و ہند میں لاکھوں ایسے مسلمان رہتے ہیں جو خود کو بریلوی نہیں کہلاتے لیکن جب ان کے عقائد و افکار کا مطالعہ کریں گے تو احمد رضا کا ہم نوا پائیں گے۔ تو دراصل "بریلویت" "آفاقیت" کا دوسرا نام ہے۔ احمد رضا سے پہلے بھی یہ عقائد و افکار تھے۔ اس وقت تو بریلویت کی اصطلاح کسی کے وہم و خیال میں نہ آئی ہوگی۔ احمد رضا نے کسی نئے عقیدے اور فکر کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ سلف صالحین کے مسلک اور ان کے افکار و عقائد کو زندگی بخشی اسی لئے آپ کو علماء عرب و عجم نے چودھویں صدی ہجری کا مجدد برحق تسلیم کیا ہے۔ بلاشبہ احمد رضا' حضور ﷺ کا عظیم معجزہ تھا۔ علمائے حرمین نے سچ کہا۔ جب اس کی یاد آتی ہے۔ محمد مصطفے ﷺ کی یاد آتی ہے۔ بیشک احمد رضا فنا فی الرسول تھا۔ سب نے مانا' سب نے تسلیم کیا' مخالف نے بھی اور موافق نے بھی تو پھر بتاؤ ایک عاشق رسول غلط راہ کیسے چل سکتا ہے؟ اس کے ماننے والے' اس کی راہ پر چلنے والے غلط کار نہیں ہوسکتے۔ گمراہ نہیں ہوسکتے۔

احمد رضا نے اپنے عقیدت مندوں اور ماننے والوں میں اسلام کے لئے فدا کاری اور جانثاری کی ایسی روح پھونکی کہ جب وقت نے آزمایا' جان ہتھیلیوں پر رکھے چلے آئے۔ احمد رضا نے مسلم معاشرے میں ایک انقلاب برپا کیا۔ دلوں کو گرمایا۔ روحوں کو تڑپایا اور مستقبل میں آنے والے اسلامی انقلابیوں کی راہ ہموار کی - "زندہ باد احمد رضا زندہ باد"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمارے امام' اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت' عظیم البرکت' عظیم الرتبت' الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر اپنی خاص رحمت و رضوان کی بارش نازل فرمائے اور ہم سینوں کو تا ابد ان کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ
حکمت اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

نذرانہ عقیدت

بحضور اعلیٰ حضرت مولانا امام شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

نتیجہ فکر : جناب غیاث قریشی' نیو کاسل (انگلینڈ)

عشق رسول و نعت کے قبلہ نما ہیں آپ
گویا نشان منزل اہل وفا ہیں آپ

راضی کیا خدا کو رضائے حبیب سے
کتنے عظیم نعت گو احمد رضا ہیں آپ

خوشبو گلوں میں جس طرح شبنم میں تازگی
دل میں حضور اس طرح جلوہ نما ہیں آپ

بنجر زمیں میں جس نے کھلائے خوشی کے گل
اس گلشن حجاز کی باد صبا ہیں آپ

تنہا در حبیب پہ پہنچوں گا کس طرح ؟
کہتا ہے دل نہ ڈر کہ میرے رہنما ہیں آپ

کشتی بھنور میں آج گھری ہے تو کیا ہوا
ہوگی ضرور پار' مرے ناخدا ہیں آپ

غیاث بھی ہے مدعی عشق رسول کا
کہہ دوں گا روز محشر کہ میرے گواہ ہیں آپ

حضرت سید عبدالقادر جیلانی

☆ تم نفس کی خواہش پوری کرنے میں لگے ہو اور وہ تمہیں برباد کرنے میں مصروف ہے۔

☆ انسان کا برا ہم جلیس اس کا بدترین دشمن ہے۔

☆ حسن خلق یہ ہے کہ تم پر جفائے خلق کا مطلق اثر نہ ہو۔

☆ نہ کسی کے ساتھ محبت کرنے میں جلدی کرو اور نہ عداوت کرنے میں عجلت سے کام لو۔

☆ اپنا مال آخرت کے لئے آگے بھیج دے اور موت کے انتظار میں لگ جا۔

☆ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ اپنی بات جوابا ہو' یعنی اپنی طرف سے کلام کی ابتدا نہ ہو۔

☆ جس طرح تمہارا نفس اللہ کا حکم ماننے سے انکار کرتا ہے اسی طرح تم اپنے نفس کا کہا ماننے سے انکار کرو۔

☆ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف اور اپنے عیوب سے غافل ہے۔

☆ جس شخص میں کوئی خوبی نہ ہو اسے ایذا بھی کم پہنچتی ہے۔

☆ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو یہ جانتا ہے کہ خدا اس کے حال سے واقف ہے پھر بھی وہ گناہ کرتا ہے۔

☆ تعجب ہے اس پر جو یہ جانتا ہے کہ دنیا فنا کی جگہ ہے پھر بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

☆ رحمت نہ مانگ بلکہ رحیم کو مانگ۔

☆ دنیا سراسر آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے لہٰذا صبر اختیار کرو۔

☆ مومن کے لئے سونا مناسب نہیں جب تک اپنا وصیت نامہ سرہانے نہ رکھ لے۔

☆ اگر ہمارا گناہ صرف یہی ہو کہ ہم دنیا سے محبت رکھتے ہیں۔ تب بھی ہم دوزخ کے حقدار ہیں۔

☆ اپنی خوشی کو گھٹاؤ اور رنج و حزن کو بڑھاؤ کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی ایسی ہی تھی۔

☆ جس کا انجام موت ہو اس کے لئے خوشی کا کونسا مقام ہے۔

☆ لوگ متواضع ہی کو بڑا سمجھتے ہیں تکبر کرنے والے کو نہیں۔

☆ مومن اپنے اہل و عیال کو اللہ کے سپرد کرتا ہے اور منافق اپنے مال کے لئے۔

☆ دنیا کو دل سے نکال کر ہاتھ میں پکڑلو یعنی دولت کماؤ مگر اسے ہاتھ ہی میں رکھو اسے دل پر قبضہ نہ کرنے دو۔

☆ ہنسنے والوں کے ساتھ مت ہنسو مگر رونے والوں کے ساتھ روؤ۔

☆ اگر تو اونچی آواز سے "اللہ" بھی کہے تو حساب لیا جائے گا کہ تو نے یہ خلوص کے ساتھ کہا تھا یا محض لوگوں کو سنانے کے لئے۔

☆ اخلاص اسی کا نام ہے کہ لوگوں کی تعریف یا مذمت کا کچھ خیال نہ کیا جائے۔

☆ جس نے مخلوق کی طرف منہ کیا اس نے خالق کی طرف پیٹھ پھیری۔

☆ مخلوق کے ساتھ محبت کرنا یہ ہے کہ تو ان کی خیر خواہی کرے۔

☆ آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنے والے کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور دنیا کو آخرت پر مقدم رکھنے والے کے لئے دونوں میں خرابی۔

☆ جو بادشاہوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس کا دل سخت اور وہ مغرور ہو جاتا ہے۔

☆ جو لڑکوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس میں ہنسی مذاق کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ جو عورتوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس میں جہالت اور بری خواہش بڑھ جاتی ہے۔

☆ جو فاسقوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھتا ہے وہ گناہ کرنے میں دلیر ہو جاتا ہے۔ اور توبہ کرنے کی توفیق نہیں رہتی۔

☆ جو عالموں کے ساتھ اٹھتا ہے وہ پرہیزگار بن جاتا ہے اور علم حاصل کرتا ہے اور جو نیک لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس میں اطاعت الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ قول صورت ہے اور عمل اس کی روح ہے۔

☆ عمل عقائد کی دلیل ہوتا ہے اور ظاہر و باطن علامت۔

☆ خدا کا تقویٰ اور اطاعت اختیار کرو' ظاہری شریعت کے پابند رہو' سینے کو خواہشات سے محفوظ کر لو' نفس میں جوانمردی رکھو' خلق خدا کو آزار نہ دو اور آداب درویشاں

ملحوظ رکھو اور چھوٹوں کو نصیحت کرو۔

☆ جو مخلوق کا ادب نہیں کرتا وہ خالق کا ادب کرنے کا دعویٰ نہ کرے اور جو اپنے نفس کو تعلیم نہیں دے سکتا تو دوسروں کو تعلیم دینے کی سعی نہ کرے۔

☆ دنیا نے تجھ جیسے ہزاروں کو پالا اور موٹا تازہ کیا پھر خود ہی اپنی خوراک بنالیا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلی تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولھا تیرا

نبوی مینہ علوی فصل بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

بد سہی، چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
ہے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

اولاد نافرمان کیوں......؟

اولاد کے حقوق ادا کیجئے

اولاد کے حقوق : ماخوذ از فتاوی رضویہ و دیگر

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد آپ کی فرمانبردار ہو تو پھر........

(۱) جب پیدا ہو کسی بزرگ یا سید زادے سے سیدھے (دائیں) کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر دلوائیں کہ خلل شیطان و ام الصبیان سے محفوظ رہے۔

(۲) شہد وغیرہ میٹھی چیز کسی بزرگ کے ذریعہ بچے کے منہ میں ڈلوائیں کہ حلاوت و اخلاق کی فال حسن ہے۔

(۳) عبداللہ عبدالرحمٰن احمد وغیرہ نام رکھیں کہ ایسے نام دنیا و آخرت میں **باعث خیر و برکت** ہیں۔

(۴) ماں یا نیک دائی سے دو سال تک دودھ پلوائیں۔

(۵) بچے کو پاک کمائی سے پاک روزی دیں کہ **ناپاک مال ناپاک عادتیں ہی لاتا** ہے۔

(۶) سات سال کی عمر سے نماز کی تاکید کریں **اور دس سال** کے بعد مار کر پڑھوائیں کہ یہ حدیث سے ثابت ہے۔

(۷) بچوں اور بچیوں کا **بستر الگ رکھیں**

(۸) والدین کو چاہئے کہ **وہ اپنی اولاد** میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک رکھیں کسی ایک کو اپنی توجہ کا مرکز نہ **بنائیں**

(۹) دنیاوی تعلیم و **تربیت کے ساتھ ساتھ دینی معاملات کی بھی سمجھ بوجھ دیں تاکہ بچہ اسلامی** اصولوں **سے واقف ہو سکے**

(۱۰) ذہنی **صلاحیتوں** کی تعریف کریں اور اگر کند ذہن ہو تو مایوسی کا اظہار نہ کریں کہ اس سے بچے کا دل ٹوٹ سکتا ہے۔

(۱۱) برے ماحول سے بچوں کو دور رکھیں اور انھیں اچھا دیندار ماحول مہیا کریں۔

(۱۲) مارنے اور برا کہنے میں احتیاط رکھیں۔

(۱۳) جو مانگے بروجہ مناسب دیں۔

(۱۴) اللہ عزوجل کی ان امانتوں کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ رکھیں اور ان سے محبت و

شفقت سے پیش آئیں۔

(۱۵) بیمار ہوں تو علاج کرائیں حتی الامکان سخت اور تکلیف دینے والے علاج سے بچائیں۔

(۱۶) حضور پر نور ﷺ اور ان کے آل و اصحاب و اولیاء و علماء کی محبت و عظمت کی تعلیم دیں کہ یہ باعث بقائے ایمان ہے۔

(۱۷) علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، توکل و قناعت پرہیزگاری، اخلاص، سچائی اور انصاف سکھائیں اور عمل کی ترغیب دیں۔

(۱۸) ریاکاری، تکبر، خیانت، جھوٹ، غیبت، چغلی، ظلم، حسد، کینہ وغیرہ برائیوں کی پہچان کرائیں اور ان سے بچنا سکھائیں۔

(۱۹) پڑھانے سکھانے میں نرمی کریں۔

(۲۰) موقع پر چشم نمائی اختیار کریں اور تنبیہہ کر دیں مگر کوسا نہ کریں کہ یہ کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔

(۲۱) زمانہ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دیں کہ طبیعت پر نشاط باقی رہے۔

(۲۲) ہرگز ہرگز عشقیہ غزلیات (خصوصاً آج کل ٹی وی / وی سی آر وغیرہ) نہ دیکھنے دیں کہ نرم لکڑی جدہر جھکائیں جھک جاتی ہے۔

(۲۳) اپنی اولاد کو میراث سے محروم نہ کریں جیسے بعض لوگ اپنی اولاد میں سے کسی کو میراث سے عاق کر دیتے ہیں۔

(۲۴) بیٹیوں سے خصوصاً محبت سے پیش آئیں کہ جو باپ اپنی بیٹی کو پالے اور اچھے گھرانے میں اسے بیاہ دے تو وہ شخص جنتی ہے۔

(۲۵) اولاد کے لئے ہمیشہ دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کریں کبھی بھی ان کے لئے بددعا نہ کریں۔

باقی معاملات کے ساتھ اگر ان چند معاملوں میں نگرانی رکھی جائے تو ضرور بچے باادب اور ماں باپ کے فرمانبردار بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اولاد کے حقوق صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

نوٹ :- (اولاد کے حقوق صرف کتابت میں مقدم کئے گئے ہیں ورنہ حقوق والدین حقوق اولاد پر مقدم ہیں۔)

نعت سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضان آیا

اس گل کے سوا ہر پھول باگوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقت فغاں آیا

جب بام تجلی پر وہ نیر جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہونگے
دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا

سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزم نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لئے بخشش کی وہ سرو رواں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو
دیکھو مرے پلے پر وہ اچھے میاں آیا

بد کار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہونگے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

Ishaate Islam